www.KitaboSunnat.com

مشکوک اشیاء سے پرہیز

ام عبد منیب

مشربہ علم وحکمت
0321-4609092
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم
قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ
مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام
محدث لائبریری
کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مشکوک اشیاء سے پرہیز

امِ عبدِ منیب

www.KitaboSunnat.com

مشربہ علم و حکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور
0321-4609092

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محفوظة
جميع الحقوق

اہتمام ________ محمد عبد منیب
ناشر ________ مشربہ علم وحکمت
اشاعت دوم ________ رمضان ۱۴۳۰ھ
قیمت ________ 35:00

ناشر: مشربہ علم وحکمت (دار الشکر)
ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان 0321-4609092 0300-4270553

ڈسٹری بیوٹر: دار الکتب السّلفیہ
(4 شیش محل روڈ لاہور۔ پاکستان 54000) Ph:092-042-7237184

☆ البلاغ Shop #: 4-LG لینڈ مارک پلازہ، جیل روڈ۔ لاہور
فون: 0300-8880450042-5717843

☆ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر i-8/4 اسلام آباد۔
فون: 0300-5148847

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

☆ حلال وحرام کے احکام 6

حلال

حرام

حلال وحرام قرار دینے کا اختیار 13

مشتبہات (مشکوک اشیاء) 17

اللہ تعالیٰ کی چراہ گاہ 19

شبہ والی چیزیں چھوڑ دینے کا حکم 20

حرام کے قریب بھی نہ پھٹکو 21

مشکوک اشیاء کو چھوڑنے کی عملی صورتیں 27

مشکوک اشیاء اور اسوۂ صحابہ کرام کی احتیاط 32

شک والے کاموں سے بچنے کے فوائد 42

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلِ علم اور مشکوک اشیاء	47
تقویٰ اور دل	53
عوام اور مشکوک چیزیں	61
اضطراری حالت اور مشتبہ امور	64
خلاصۃ الکلام	66
ماخذ	68

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمان الرحیم

سخن وضاحت

دورِ حاضر میں حلال وحرام کی تمیز اٹھ گئی ہے۔لوگ اس کی پرواہ نہیں کرتے ،نتیجہ یہ کہ حلال اورحرام امور خلط ملط ہو چکے ہیں جب کہ ایسے کام ایجادات اور عادات ہر طرف چھا چکی ہیں جن کا یہ فیصلہ کرنا ہی مشکل ہوگیا ہے کہ وہ حرام ہیں یا حلال؟

محتاط اور دین پر عمل کرنے کی خواہش رکھنے والے لوگ بھی کسی چیز کے متعلق یہ دو ٹوک فیصلہ سننا پسند کرتے ہیں کہ یہ حلال ہے یا حرام؟ اگر کہا جائے کہ معاملہ مشکوک ہے اور بچنا ہی بہتر ہے تو وہ بچنے کی بجائے کرگزرنے کو ترجیح دیتے ہیں اور اپنے دل کو یہ کہہ کر تسلی دے لیتے ہیں کہ کام حرام تو نہیں ہے نا......!

مشکوک اشیاء کے متعلق ایک مسلمان کا کیا طرزِ عمل ہونا چاہیے۔اسے قرآن و سنت کی رو سے واضح کرنے کی یہ ایک حقیری کوشش ہے۔

وما توفیقی الاباللہ

اُمّ عبدمنیب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حلال وحرام کے احکام

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر جو احکام نازل کیے ان کی تین اقسام ہیں۔

(۱)حلال (۲)حرام (۳)مشتبہات

مندرجہ ذیل حدیث میں ان سب کا ذکر ہے: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا:

'اَلْحَلَالُ بَیِّنٌ وَالْحَرَامُ بَیِّنٌ وَبَیْنَھُمَا مُشْتَبِھَاتٌ لَا یَعْلَمُھَا کَثِیْرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَی الْمُشْتَبِھَاتِ اِسْتَبْرَأَ لِدِیْنِہٖ وَعِرْضِہٖ وَمَنْ وَقَعَ فِی الشُّبُھَاتِ کَرَاعٍ یَرْعٰی حَوْلَ الْحِمٰی یُوْشِکُ اَنْ یُوَاقِعَہٗ 'اَلَا وَاِنَّ لِکُلِّ مَلِکٍ حِمًی 'اَلَا اِنَّ حِمَی اللّٰہِ فِی اَرْضِہٖ مَحَارِمُہٗ 'اَلَا وَاِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَۃً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ اَلَا وَھِیَ الْقَلْبُ"۔

(صحیح بخاری' کتاب الایمان' باب فضل من استبرأ لدینہ۔ صحیح مسلم' کتاب البیوع' باب اخذ الحلال وترک الشبہات رقم الحدیث ۵۹۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان کے درمیان (بہت سی چیزیں) شبہے والی ہیں، جن کی حقیقت سے اکثر لوگ بے علم ہوتے ہیں پس جو شخص شبہے والی چیزوں سے بچ گیا، اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچالیا اور جو شبہات میں پڑ گیا (یعنی انہیں اختیار کرلیا) وہ حرام میں مبتلا ہوگیا، جیسے وہ چرواہا جو کسی مخصوص چراگاہ کے اردگرد چراتا ہے، قریب ہے کہ اس کے جانور اس کی چراگاہ کے اندر داخل ہوکر چرنا شروع کردیں، سنو ہر بادشاہ کی چراگاہ ہوتی ہے (جن میں داخل ہونے کی کسی کو اجازت نہیں ہوتی) سنو اللہ تعالیٰ کی رکھ (چراگاہ) اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں (جن کے قریب جانا کسی کے لئے جائز نہیں) سنو! جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جب وہ درست ہوتا ہے تو سارا جسم درست ہوتا ہے اور جب وہ خراب ہوتا ہے تو سارا جسم خراب ہوتا ہے اور وہ (ٹکڑا) دل ہے"۔

امام ترمذی نے اس حدیث کو یوں نقل کیا ہے:

"اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامِ بَيِّنٌ وَبَيْنَ ذَالِكَ اُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَدْرِیْ كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ اَمِنَ الْحَلَالِ هِیَ اَمْ مِنَ الْحَرَامِ فَمَنْ تَرَكَهَا اِسْتِبْرَاً لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ فَقَدْ سَلِمَ وَمَنْ وَّاقَعَ شَيْئًا مِنْهَا يُوْشَكَ اَنْ يُّوَاقِعَ الْحَرَامِ كَمَا اَنَّهُ مَنْ يَرْعٰی حَوْلَ الْحِمٰی يُوْشَكَ اَنْ يُوَاقِعَهُ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلَكٍ حِمًی اَلَا وَاِنَّ حِمَی اللّٰهِ مُحَارِمُهٗ"۔

(ابواب البیوع عن رسول اللہ ﷺ باب ما جاء فی ترک الشبہات)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان کے درمیان کچھ شبہے والے امور ہیں' اکثر لوگ نہیں جانتے کہ وہ حلال ہیں یا حرام ہیں؟ پس جس نے ان (شبہ والے امور) کو چھوڑ دیا اپنے دین اور اپنی آبرو کو بچانے کے لئے وہ سلامتی میں رہے گا لیکن جو شخص ان میں سے کسی چیز میں مبتلا ہو گیا تو اس کا حرام میں مبتلا ہونا بعید نہیں' جس طرح کوئی شخص اپنے جانور ممنوعہ چراگاہ کے اردگرد چراتا ہے تو ان کے اندر داخل ہونے کا امکان ہوتا ہے' سنو! ہر بادشاہ کی ایک (ممنوعہ) چراگاہ ہوتی ہے اور سنو! اللہ کی (ممنوعہ) چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں''۔

اس حدیث میں مشتبہ امور کا خصوصی ذکر ہے۔ آیئے مشتبہ امور کو جاننے سے پہلے حلال وحرام کے بارے میں پتا چلائیں کو وہ کیا ہیں؟

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرام

حرام وہ تمام چیزیں یا کام ہیں جن کے کرنے سے شریعتِ اسلامیہ میں روک دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بڑی وضاحت کے ساتھ حرام اشیاء کا ذکر کیا ہے اور فرمایا:

﴿قَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ﴾ (الانعام: ۱۲۰)

”تحقیق ایک ایک کر کے بیان کر دیا تمہارے لئے جو اس نے تمہارے اوپر حرام کیا ہے“۔

حرام کاموں کو منع کرنے کا انداز قرآن اور احادیث میں مختلف ہے۔ جن میں سے بعض انداز مندرجہ ذیل ہیں:

☆ اللہ کا کسی کام سے سختی سے روک دینا

☆ نبی اکرم ﷺ کا کسی کام کے کرنے سے روک دینا۔

☆ کسی کام کے لئے حرام کا لفظ استعمال کرنا

☆ کسی کام پر دنیا میں شرعی حد کا نفاذ ہونا جیسے چوری کی سزا ہاتھ کاٹ دینا

☆ جس کام کے کرنے والے کے متعلق اللہ نے فرمایا کہ اسے کبھی معاف نہیں کیا جائے گا جیسے شرک۔

☆ وہ کام جن کے کرنے والے کے متعلق یہ کہا گیا کہ اسے پہننے یا اوڑھنے یا کھانے سے آگ میں جلا جائے گی یا اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ روزِ قیامت جن کاموں کے کرنے والوں کا دماغ پاگل ہو جانے کی خبر دی گئی جیسے سود کھانے والوں کے لئے۔

☆ روزِ قیامت جن کاموں کے مرتکب کا چہرہ بگڑ جانے یا سیاہ ہو جانے کی خبر دی گئی۔

☆ جن کاموں کو بہت برا بتایا گیا۔

☆ جن کاموں کے کرنے والون کو ہلاکت کی خبر دی گئی۔

☆ جن کاموں کے کرنے والوں کو نقصان اٹھانے کی خبر دی گئی۔

☆ جن کاموں سے بچنے کا حکم دیا گیا۔

☆ جن کاموں کو شیطانی کام یا جن کاموں کے کرنے والوں کو شیطان کا ساتھی کہا گیا۔

☆ جن کاموں کے کرنے والوں کو فاسق، گمراہ کہا گیا۔

☆ جن کاموں کو گناہ کبیرہ کہا گیا۔

☆ جن کاموں کے کرنے والوں پر جنت حرام بتائی گئی۔

☆ جن گناہوں کے متعلق بتایا گیا کہ کوئی نیکی بھی ان کا کفارہ نہیں بن سکتی، جیسے ناحق قتل اور جہاد سے فرار وغیرہ۔

☆ جن کے مرتکب کی طرف اللہ نگاہ نہیں فرمائے گا۔

☆ جن کے مرتکب سے اللہ روزِ قیامت کلام نہیں کرے گا۔

☆ جن کے مرتکب کو اللہ روزِ قیامت پاک نہیں کرے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ جن کاموں کے مرتکب کو اللہ کی لعنت کا مستحق قرار دیا گیا۔

☆ جن کاموں کو کفر یا شرک یا منافقت کی علامت کہا گیا۔

☆ جن کاموں کو عیسائیوں یا یہودیوں یا مجوسیوں یا کافروں یا مشرکوں کی عادت بتایا گیا۔

☆ جن کاموں کو جہنم کی طرف لے جانے والا بتایا گیا۔

☆ جن کاموں کا ارتکاب کرنے والے کو کافر' مجوسی' یہودی وغیرہ ہو کر مرنے کی خبر دی گئی۔

اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل اثرات کی حامل چیزیں حرام قرار دی ہیں:

① جن کا صحت پر برا اثر پڑے جیسے گندی' سڑی' باسی اور زہریلی چیزیں۔

② جن کا اخلاق پر برا اثر پڑے' مثلاً خنزیر کا گوشت انسان کو بے حیا بناتا ہے' درندوں کا گوشت کھانے سے درندہ صفتی پیدا ہوتی ہیں اور انسان میں خون ریزی اور جنگ و جدل کی عادات جنم لیتی ہیں۔

③ وہ چیزیں جو عقل پر بری طرح اثر انداز ہوتی ہیں' مثلاً شراب' دیگر نشہ آور اشیاء تمباکو وغیرہ۔

④ وہ چیزیں جنہیں انسان اپنے عمل سے حرام بنا دیتا ہے حالانکہ وہ فی نفسہ حلال ہوتی ہیں۔ مثلاً چوری کیا ہوا مال' غصب شدہ مال' ناجائز طریقے سے حاصل کردہ چیزیں' غیر اللہ کے نام کی گئی چیزیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حلال

حَلٌّ کا لفظی مطلب گرہ کھولنا ہے' یہ اترنے کے معنی میں بھی آتا ہے' کیونکہ کسی جگہ اتر کر سامان کی گرہیں کھولی جاتی ہیں۔ (مفردات القرآن)

حلال سے مراد کسی چیز کے استعمال یا کسی کام کے کرنے میں شرعاً کھلے عام اجازت ہے۔

حلال کو جائز یا مباح بھی کہہ سکتے ہیں۔ اصلاً ہر چیز حلال ہے اور اللہ تعالیٰ نے انسان کے تصرّف کے لئے انہیں پیدا کیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿هُوَ الَّذِىْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا﴾ (البقرہ'۲۹)

''وہی ہے جس نے تمہارے لئے زمین کی ساری چیزیں پیدا کی ہیں''۔

حلال کا دائرہ بہت وسیع ہے' اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو صرف حلال چیزوں کے استعمال کی اجازت دی ہے' فرمایا:

﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِى الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴾ (البقرہ:۱۶۸)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حلال وحرام قرار دینے کا اختیار

کسی چیز کو حلال یا حرام قرار دینے کا اختیار صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کو ہے۔ دنیا کا کوئی بزرگ، کوئی نبی، کوئی ولی، کوئی قانون، کوئی اسمبلی، کوئی عدالت حرام کو حلال اور حلال کو حرام قرار دینے کا اختیار نہیں رکھتی اور اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ شرک کا ارتکاب کرتا ہے اور اپنے آپ کو رب بنا لینے کے مترادف ہے۔

یہود ونصاریٰ اور مشرکینِ مکہ نے بہت سے حلال امور کو اپنے لئے حرام قرار دے رکھا تھا اور بہت سے حرام امور کو حلال کر لیا تھا۔ انہوں نے اپنے دین میں من پسند عبادات شامل کر رکھی تھیں اور بعض حلال چیزوں سے اجتناب کو وہ پارسائی اور خدارسیدگی کا معیار سمجھتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ کی بعثت کا مقصد اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتایا کہ وہ ان کی خودساختہ پابندیوں سے گلوخلاصی کراتے ہیں۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿ وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَ يَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَ الْأَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ﴾ (الاعراف ١٥٧)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''وہ (نبی) ان کے لئے پاکیزہ چیزوں کو حلال اور گندی چیزوں کو حرام کرتا ہے' ان کے بوجھ ان پر سے اتارتا ہے اور ان کی بندشیں کھولتا ہے جن میں وہ جکڑے ہوئے تھے''۔

بوجھ اور بندشوں سے مراد لوگوں کی خود اختیاری رسومات و عبادات ہیں جنہیں لوگ ضروری سمجھ کر تکلیف اور تنگی بھی برداشت کر کے ادا کیا کرتے تھے اور آج بھی ایسی رسومات و عبادات عوام میں پائی جاتی ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان خود اختیاری عبادات و رسومات کو ناپسند فرمایا اور رسول اللہ ﷺ کو مبعوث فرمایا کر ان سب کو موقوف کر دیا۔

عیسائیوں نے کھانا کھانے، نکاح کرنے، غسل کرنے، سونے اور دوسروں سے میل ملاقات کو ترک کر دینے کو اللہ کا قرب حاصل کرنے کا معیار قرار دے لیا اور ان میں یہ ایک امرِ لازم کی حیثیت سے جانا جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے فرمایا:

﴿وَ رَهْبَانِيَّةَ ِابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا﴾ (الحدید'۲۷)

''اور ترکِ دنیا جو انہوں نے خود ایجاد کر لی تھی ہم نے ان پر فرض نہیں کی تھی مگر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی خاطر انہوں نے ایسا کر تو لیا مگر وہ اسے نبھا نہ سکے جیسا کہ اسے نباہنے کا حق تھا''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں فرمایا:

"لا رھبانیة فی الاسلام"۔

"اسلام میں رہبانیت نہیں ہے"۔

یعقوب علیہ السلام نے کسی بیماری کی وجہ سے اونٹ کا گوشت اور دودھ پینا چھوڑ دیا تھا لیکن بنی اسرائیل نے اسے حرام مطلق قرار دے دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيٓ اِسْرَآءِيْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ﴾ (آل عمران:۹۳)

"بنی اسرائیل کے لئے کھانے پینے کی سب چیزیں حلال تھیں مگر وہ چیزیں جنہیں توراۃ کے نزول سے قبل اسرائیل (یعقوب علیہ السلام) نے اپنے اوپر حرام کرلیا تھا' آپؐ ان یہود سے کہیے کہ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو تورات لاؤ اور اس میں سے وہ عبارت پڑھو"۔

بائبل کے متداول نسخوں میں اونٹ' خرگوش اور سافان کا ذکر ہے کہ بنی اسرائیل نے ان کا گوشت اپنے اوپر حرام قرار دے لیا تھا۔ (تیسیر القرآن متعلقہ آیت)

مشرکینِ مکہ بعض اونٹوں کو اپنے اوپر حرام کرلیا کرتے تھے' جن کا ذکر مندرجہ ذیل آیت میں ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّ لَا سَائِبَةٍ وَّ لَا وَصِيْلَةٍ وَّ لَا حَامٍ وَّ لٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴾ (المائدہ:۱۰۳)

''اللہ تعالیٰ نے بحیرہ مقرر کیا ہے نہ سائبہ نہ وصیلہ اور نہ ہی حام' یہ کافر اللہ تعالیٰ پر جھوٹی تہمت لگاتے ہیں اور اکثر ان میں سے بے عقل ہیں''۔

اس کے علاوہ اور بھی بہت سی ایسی حلال چیزیں تھیں جنہیں مشرکین اور یہود و نصاریٰ نے اپنے اوپر حرام قرار دے رکھا تھا' جن کی تفصیل کا یہاں موقع نہیں ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشتبہات یعنی مشکوک کام

مشتبہات مشتبہ کی جمع ہے' اس کا مطلب ہے دو چیزوں کا حسّی اور معنوی لحاظ سے اس قدر مماثل ہونا کہ ایک دوسرے سے ممتاز نہ ہوسکے۔ (مفردات القرآن)

مشتبہ کو مشکوک اس لیے کہتے ہیں کہ اس پر کبھی حرام ہونے کا شبہ ہوتا ہے اور کبھی حلال ہونے کا گمان۔ معاملہ شک ہی میں اٹکا رہتا ہے اس لیے اسے مشکوک کہتے ہیں خصوصاً اردو میں ایسے معاملات اور چیزوں کے لئے مشکوک ہی کا لفظ عام طور پر بولا جاتا ہے۔

شک کی اسلامی شریعت میں دو حیثیتیں ہیں:

(۱) کسی چیز کے حرام یا حلال ہونے کا قرآن و سنت سے واضح ثبوت نہ ملے اس صورت میں شک والے کام یا چیز کو چھوڑ دینے کا حکم ہے۔

(۲) کسی مجرم کے متعلق گواہیاں پوری نہ ہوں۔ اس کے جرم کرنے کے بھی قرائن موجود ہوں اور جرم نہ کرنے کے بھی آثار موجود ہوں۔ ایسی صورت میں مجرم کو شک کا فائدہ دے کر حد ملتوی کر دی جاتی ہے۔

اسلام میں مشتبہ امور سے بچنے کا نام "تورّع" ہے۔ اور یہ سدِّ ذرائع کا کام دیتا ہے۔ اگر آدمی شک والی چیز کو ترک نہ کرے تو حرام میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہوتا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ نیز بالفرض یہ چیز حرام ہوئی تو اس امر کے ارتکاب سے حرام میں پڑ جائیں گے اور اگر بالفرض جائز ہے تو اس کے نہ کرنے سے کسی امر کا ترک نہیں ہوگا۔ جسے اللہ نے فرض قرار دیا ہے۔ نیز حرام سمجھ کر چھوڑ دینے میں ایک مشتبہ امر کو چھوڑنے کا اجر بھی ملے گا۔

امام نووی لکھتے ہیں: چیزیں تین قسم کی ہوتی ہیں:

☆ ایک وہ جو واضح طور پر حلال ہوں مثلاً روٹی اور سوتی لباس وغیرہ۔

☆ دوسری وہ جو واضح طور پر حرام ہوں جیسے شراب' خون' اور مردوں کا ریشمی لباس پہننا وغیرہ۔

☆ جہاں تک تیسری چیز کا تعلق ہے تو یہ وہ چیزیں ہیں جن کا حلال اور حرام ہونا واضح نہیں ہوتا۔ علماء ان کا حکم بذریعہ نص' قیاس یا استصحاب معلوم کرتے ہیں۔ خود علماء کے درمیان اس میں اختلاف واقع ہوسکتا ہے۔ کیونکہ گاہے بگاہے کوئی خاص نص دوسرے عالم تک نہیں پہنچی ہوتی یا ایک ہی موضوع پر دو متضاد نصوص موجود ہوتی ہیں اور ان کی تاریخ (ناسخ ومنسوخ کے لحاظ سے) کا بھی علم نہیں ہوتا۔

یوں بھی ہوتا ہے کہ ان متضاد نصوص میں سے ایک عالم کو صرف ایک کا علم ہو اور دوسری نص کا دوسرے عالم کو۔

مجتہد بذریعہ اجتہاد کسی مشتبہ چیز کے بارے جس نتیجہ پر پہنچتا ہے اس کی بنا پر لوگوں کو فتویٰ تو دیا جاسکتا ہے۔ مگر یہاں بھی تقویٰ یہی ہے کہ حتی الوسع اختلاف سے نکلا جائے۔ (یعنی اس مشتبہ امر کو چھوڑ دیا جائے)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(بحوالہ مجلہ ''الدعوہ'' اسلام آباد اکتوبر 2003ء شرح اربعین نووی از مصلح الدین محمد للاری)

اللہ تعالیٰ کی چراہ گاہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اَلَا اِنَّ حِمَی اللّٰہِ فِیْ اَرْضِہٖ مَحَارِمِہٖ''۔

''سن لو اللہ کی زمین پر اس کی چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں''۔

''مَنْ وَقَعَ فِی الشُّبُہَاتِ کَرَاعٍ یَرْعٰی حَوْلَ الْحِمٰی یُوْشَكُ اَنْ یُّوَاقِعَہٗ''

''اور جو شبہات میں پڑ گیا وہ حرام میں مبتلا ہو گیا جیسے وہ چرواہا جو کسی (مخصوص) چراگاہ کے ارد گرد (اپنے جانوروں کو) چراتا ہے' قریب ہے کہ اس کے جانور اس چراگاہ کے اندر داخل ہو کر چرنا شروع کر دیں''۔

دراصل دورِ قدیم میں بادشاہ بعض چراگاہوں کو اپنے جانوروں کے لئے مخصوص قرار دے لیتے تھے' ان میں صرف انہی کے گھوڑے وغیرہ چرتے تھے اور کسی اور شخص کے جانوروں کو اس چراگاہ میں آنے کی اجازت نہیں ہوتی تھی۔

اللہ تعالیٰ مالک الاملاک اور ملک الملوک ہے' اس نے اپنی چراگاہ (حمی) ان امور کو قرار دیا ہے جنہیں اس نے اپنے بندوں پر واضح الفاظ میں حرام قرار دیا ہے۔ لہٰذا اب کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ حرام امور کا ارتکاب کر کے اللہ تعالیٰ کی حمی (چراگاہ) میں داخل ہونے کی جسارت کرے۔

اللہ تعالیٰ کی چراگاہ یعنی حرام امور سرکاری علاقے ہیں۔ ان سرکاری علاقوں (حرام امور) اور غیر سرکاری علاقوں (حلال امور) کے درمیان یقیناً ایک جگہ ایسی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی ہے جو حد کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔ آیا یہ حد سرکاری علاقے کی زمین پر بنائی گئی ہے یا غیر سرکاری علاقے کی زمین پر۔ اس کا علم عام انسانوں کے بس کی بات ہی نہیں البتہ بعض خاص لوگ اس سے واقف ہو سکتے ہیں۔

سرکار نے اس سرکاری علاقے میں داخل ہونے والے کے لئے انتہائی سخت سزائیں مقرر کی ہوئی ہیں۔ کوئی شخص اس علاقے کے قریب بھی پھٹکنے کی جرأت نہیں کرے گا تا کہ شبہ کی بنا پر [illegible] نہ دھر لیا جائے۔ یہی حال اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ امور کا ہے جن کی حد مشتبہات کہلاتی ہے اور ایک صاحب ہوش، متقی حرام امور سے بچنے والا، عاقبت اندیش شخص ان حرام امور کے قریب جانے کا بھی نہیں سوچ سکتا۔

شبہ والی چیزیں چھوڑ دینے کا حکم:

مشتبہ امور کے بارے میں یہ بات واضح ہے کہ انہیں ترک کر دینا چاہیے۔

حسن بن علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

"حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ دَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ"۔

(رواہ الترمذی، ابواب الزھد، باب اعقلھا وتوکل ۲۵۱۸)

"میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ یاد کیا کہ ان (چیزوں یا معاملات) کو چھوڑ دے جن کے بارے میں تجھے شک (حرام یا حلال) ہے اور وہ (چیزیں یا معاملات) اختیار کر جن کے بارے میں تجھے کوئی شک نہیں (حلال ہے یا حرام) ہے"؟

عروہ بن سعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لَا يَبْلُغَ الْعَبْدُ اَنْ يَكُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ حَتّٰى يَدَعَ مَا لَا بَاْسَ بِهٖ حَذَرًا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِمَا بِهٖ بَأْسٌ"۔

(رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن' ابواب الزھد' باب من درجات المتقین' رقم الحدیث: ۲۴۱۵)

"بندہ اس وقت تک پرہیزگاروں کے درجے تک نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ ایسی چیزیں بھی نہ چھوڑ دے جس میں کوئی حرج نہ ہوتا کہ ان چیزوں سے بچ سکے جن میں ہرج ہے"۔

جو شخص شبہ والے کاموں کے ارتکاب کی جسارت کر لیتا ہے اس کے بارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"فَمَنْ تَرَكَ مَا شُبِّهَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ كَانَ لِمَا اسْتَبَانَ اترك وَمَنِ اجْتَرَأَ عَلٰى مَا يَشُكُّ فِيْهِ مِنَ الْإِثْمِ أَوْشَكَ أَنْ يُوَاقِعَ مَا اسْتَبَانَ وَالْمَعَاصِيْ حِمَى اللّٰهِ 'وَمَنْ تَرْتَعْ حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهٗ"۔

(نقلاً عن الترغیب للمنذری بحوالہ سود و رشوت از مولانا منیر قمر سیالکوٹی)

"جس نے کسی ایسے کام کو ترک کیا جس کے گناہ ہونے کا صرف شبہ ہے تو ایسا آدمی واضح گناہ بآسانی چھوڑ دے گا اور جس نے ایسا مشکوک کام کر گزرنے کی جسارت کر لی تو اس کے لئے بعید نہیں کہ وہ ظاہر گناہ کے کاموں کا بھی ارتکاب کرنے لگے"۔

حرام کے قریب بھی نہ پھٹکو:

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں حرام امور کے قریب نہ جانے کا حکم واضح طور پر دیا ہے.......مثلاً آدم اور حوا علیہما السلام کو پہلی بار کسی کام سے منع کرتے ہوئے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَ كُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۖ وَ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴾ (البقرہ:۳۵)

''اورتم دونوں کھاؤ جہاں سے چاہو بلا روک ٹوک کے، لیکن اس درخت کے پاس نہ جانا، نہیں تو ظالموں میں سے ہو جاؤ گے''۔

لَا تَقْرَبَا کے مجازی معنی بھی ہیں اور حقیقی معنی بھی اور اس میں تاکیدِ مزید پائی جاتی ہے۔ اس کے حقیقی معنی یہ ہیں کہ جس سے منع کیا جا رہا ہے اس کے قریب قریب واقع امور یا جگہوں پر بھی نہ جانا، کہیں ایسا نہ ہو کہ نزدیک جا کر تمہارا نفس پھسل جائے اور ممنوع امر کا ارتکاب کر بیٹھے۔

مجازی معنی یہ کہ جس کام کے قریب نہ جانے کا کہا جا رہا ہے اس کا ارتکاب مت کرنا۔ ''لَا تَقْرَبَا'' (دونوں قریب مت جانا) کے اندازِ بیان سے یہ پتا چلتا ہے کہ شبہ والے کاموں سے بچنا اور گناہ یا امرِ ممنوع کی حدود کے قریب قریب جانے سے بچے رہنا ہی قرینِ تقویٰ، اولیٰ اور دین وعزت بچا لینے کا ضامن ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فتحِ مکہ کے بعد مشرکین کے بارے فرمایا:

﴿ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ﴾ (التوبہ:۲۸)

''پس وہ مسجد حرام کے پاس نہ جانے پائیں اس سال کے بعد''۔

اس آیت میں بظاہر مسجد حرام کا نام لیا گیا ہے کہ وہ اس سال کے بعد مشرکین کبھی بھی اس کے قریب نہ جائیں لیکن حقیقی مراد یہ ہے کہ وہ حرم کی حدود میں بھی داخل نہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ ﴾(الانعام:۱۵۱)
شرم ناک افعال کے قریب بھی نہ جاؤ چاہے وہ ظاہری ہوں چاہے چھپے ہوئے"۔

شرمناک افعال میں ہر وہ کام شامل ہے جو ایک شریف' مہذب' غیرت منداور باحیا شخص کے کردار کے منافی ہو۔گویا ہر حرام امر کے قریبی قریبی راستوں' پگڈنڈیوں یا اس کی سرحد سے ملحق جگہوں تک پہنچنے سے انسان کے اس حرام میں پڑ جانے کا خدشہ ہوتا ہے۔

نیز نفس برائی کی طرف مائل ہونے اور حرام کاموں کی طرف لپکنے میں لذت محسوس کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس کی حقیقت یوں بیان فرمائی ہے:

﴿ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ ؕ اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴾
"نفس تو اکثر برائی پر اکساتا رہتا ہے' مگر جس پر میرے پروردگار کی رحمت ہو یقیناً میرا رب معاف کرنے والا رحم کرنے والا ہے"۔(یوسف:۵۳)

گویا نفس ایک سرکش جانور ہے اس جانور کو گناہ سے دور رکھنے ہی میں ایمان کی سلامتی مضمر ہے۔ورنہ جب وہ حرام امر کی حد کے قریب پہنچ جائے گا تو اس کی لگام کھینچ کر اسے واپس لانا مشکل ہو جائے گا۔ادھر گناہ میں دل کشی' رنگینی اور لذت اس قدر رکھ دی گئی ہے کہ خواہ مخواہ نفس اس کی حرص کرنے لگتا ہے۔

تھوڑی دیر کے لئے تصور کیجئے ایک خوبصورت ہری بھری چراگاہ ہے اور اس کے قریب ہی ایک بیل چر رہا ہے' بیل بار بار گردن اٹھا کر زور لگاتا ہے اور کوشش کرتا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ وہ اس چراگاہ میں جا کر چرے جب کہ بیل کا مالک اس کی رسی کھینچ کر اسے چراگاہ میں جانے سے روکنے کی کوشش کر رہا ہے۔ بیل اس چراگاہ کے اس قدر قریب بھی پہنچ جاتا ہے کہ منہ مارتے مارتے رہ جاتا ہے۔ بیل بجائے اس کے کہ یک سوئی سے جہاں ہے وہیں چرے وہ اس ہری بھری چراگاہ پر ہی نظریں لگائے ہوئے ہے۔ وہ اپنی چراگاہ کو ایک قید سمجھتے ہوئے اور اسے کم تر خیال کرتے ہوئے ممنوع چراگاہ کی طرف لپکتا رہتا ہے۔ بیل کو اس کشمکش سے بچانے اور یک سوئی اور قناعت کے ساتھ اپنی عام چراگاہ میں ہی چرتا رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ اسے ممنوعہ چراگاہ سے اس قدر دور لے جایا جائے کہ ممنوعہ چراگاہ کی دلکش رنگینی اور سر سبزی کا تصور اگر محو نہ ہو سکے تو کسی حد تک دور اور کمزور ہو جائے۔

اس بیل کی طرح جو لوگ حرام کاموں کے قریب قریب رہتے ہیں، ان کا پاؤں کسی وقت بھی پھسل کر اس ممنوع و حرام کام میں پڑ سکتا ہے اور جو لوگ حرام امور اور حلال امور کی باڑ یا حد (مشتبہ امور) تک پہنچنے کو بھی اپنے لئے باعثِ ہلاکت سمجھتے ہیں وہی گناہ سے بچنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے صاحبِ ورع شخص کی تعریف میں فرمایا:

"اَلَّذِیْ یَقِفُ عِنْدَ الشُّبْهَۃ"۔

"وہ شخص جو مشکوک (مشتبہ) چیزوں سے بچ کر رہے"۔

حرام اور برائی کی قربت کے برعکس حلال اور صالح امور کی قربت کی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے بہت زیادہ ترغیب دلائی ہے۔ مثلاً فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿اِعْدِلُوْا ۫ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴾ (المائدہ:۸)

''انصاف کرو یہی پرہیز گاری کے قریب ترین ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ تعالیٰ خبردار ہے اس سے جو تم کرتے ہو''۔

صرف نیک امور کی قربت و تکمیل ہی نہیں بلکہ صالح لوگوں کی ہم نشینی اور قربت بھی تقویٰ کی صفات کی ضامن ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی مثال بیان فرمائی:

نیک اور برے ساتھی کی مثال ایسے ہی ہے جیسے خوشبو والا اور بھٹی جھونکنے والا خوشبو والا یا تو تمہیں خوشبو کا تحفہ دے گا یا تم اس سے خود خوشبو خریدو گے یا اس کا خوشگوار جھونکا ہی تمہیں آ پہنچے گا' جب کہ بھٹی جھونکنے والا یا تو تمہارے کپڑے جلا دے گا یا کم از کم اس سے تمہیں بدبو ہی پہنچے گی''۔ (بخاری' کتاب البیوع' مسلم)

صالح امور اور صالح لوگوں کی قربت بھی باعثِ نجات ہے، مندرجہ ذیل واقعہ اس کی تائید کرتا ہے۔

''ابوسعید مالک بن سنان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم سے پہلے زمانے میں ایک آدمی نے ننانوے (99) آدمی قتل کیے۔ اس نے ایک راہب (عالم) سے پوچھا: کیا میری توبہ ہو سکتی ہے؟ راہب نے کہا: ''نہیں''۔ اس آدمی نے راہب کو قتل کر کے سو کا عدد پورا کر دیا۔ پھر وہ ایک عالم کے پاس گیا اور فتویٰ پوچھا تو راہب نے کہا: کیوں نہیں! تمہاری توبہ ہو سکتی ہے۔ تم فلاں علاقے میں جاؤ وہاں کچھ لوگ اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور اس زمین کی طرف میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنا یہ برے لوگوں کی زمین ہے۔وہ شخص اس بستی کی طرف چلا ،راستے میں اس کی موت کا وقت آ گیا ،اس کی جان قبض کرنے کے متعلق غضب اور رحمت کے فرشتوں میں جھگڑا ہو گیا۔اللہ نے ان کے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے ایک فرشتہ بھیجا۔ فیصلہ کرنے والے فرشتے نے کہا۔تم دونوں بستیوں کا فاصلہ ماپ لو۔ چنانچہ فاصلہ ماپا گیا تو یہ شخص برے لوگوں کی بستی کی نسبت نیک لوگوں کی بستی کے زیادہ قریب تھا۔لہذا رحمت کے فرشتوں نے اس کی روح قبض کی۔

(صحیح مسلم:٦٦ ٢٧،بخاری، کتاب الانبیاء:٣١٨٣)

اس واقعہ سے مندرجہ ذیل باتوں کا پتہ چلتا ہے:

☆ علماء کو چاہیے کہ لوگ جب استغفار اور توبہ کی طرف مائل ہوں تو انہیں اللہ کی رحمت سے مایوس نہ کریں۔

☆ برے لوگوں کے قریب رہنا یا ان سے میل جول رکھنا بھی نیکی اور توبہ کے درمیان آڑ بن جاتا ہے۔

☆ نیک لوگوں کے قریب رہنا یا ان سے میل جول رکھنا خود بخود نیکی کی طرف مائل کر دیتا ہے۔

☆ حرام کی حدود سے دور دور رہنے کی حتی الامکان کوشش کرنا فرض ہے۔

☆ نیک لوگوں کی قربت نیک انجام کا باعث بنتی ہے۔

آدمی چاہے کتنا ہی گناہ گار کیوں نہ ہو اگر وہ سچی توبہ کر کے اصلاح کی طرف چل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشکوک اشیاء کو چھوڑنے کی عملی صورتیں

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِنْ نَوْمِہٖ فَلَا یَغْمِسْ یَدَہٗ فِی الْاَنَاءِ حَتّٰی یَغْسِلُھَا ثَلَاثًا فَاِنَّہٗ لَایَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدَہٗ"۔

(متفق علیہ، عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ۔ بلوغ المرام، کتاب الطہارۃ)

"جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو تین مرتبہ دھونے سے پہلے اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں نہ ڈالے کیونکہ اسے یہ معلوم نہیں کہ رات بھر اس کا ہاتھ کہاں کہاں گردش کرتا رہا"۔

نیند کی حالت میں انسان اپنی حالت سے بے خبر ہوتا ہے، لہٰذا اس شبہ میں کہ کہیں اس نے اپنے ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو نہ چھولیا ہو اسے یہ حکم دیا گیا کہ وہ اپنا ہاتھ دھو کر پانی میں ڈالے بلکہ جب تک تین بار ہاتھ نہ دھولیا جائے اسے کسی برتن، کھانے کی چیز وغیرہ کو بھی نہیں لگانا چاہیے۔

☆ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا! میں اپنا کتا شکار کے لئے بسم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ پڑھ کر چھوڑ دیتا ہوں پھر اس کے ساتھ دوسرا کتا بھی موجود ہوتا ہے جس پر میں نے بسم اللہ نہیں پڑھی میں نہیں جانتا کہ کس کتے نے شکار کیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

"فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ"۔

''مت کھاؤ کیونکہ تم نے اپنے کتے پر اللہ کا نام لیا تھا اور دوسرے کتے پر اللہ کا نام نہیں لیا تھا''۔ (بخاری، کتاب البیوع: ۲۰۵۴)

کیونکہ معاملہ مشکوک ہو گیا لہٰذا منع کر دیا تاکہ حرام کھانے سے بچا جا سکے۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے شکار کئے ہوئے جانور کے بارے میں فرمایا:

"اِذَا رَمَيْتَ سَهْمَكَ فَإِنَّ وَجَدْتَّهُ قَدْ قُتِلَ فَكُلْ اِلَّا اِنْ تَجِدْهُ قَدْوَقَعَ فِيْ مَاءٍ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِى الْمَاءَ قَتَلَهُ أَسَهْمَكَ"۔ (بخاری، کتاب البیوع)

''تم تیر چلانے کے بعد شکار کو مردہ حالت میں پاؤ تو اسے کھالو لیکن اگر پانی میں گرا ہوا پاؤ تو نہ کھاؤ' کیونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ یہ پانی کی وجہ سے مر گیا ہے یا تمہارا تیر لگ کر مرا ہے''۔

یہاں بھی شبہ ہے لہٰذا کھانے سے منع فرما دیا۔

☆ ابو سروعہ (س کی زبر اور زیر سے دونوں طرح درست ہے) عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابو اِھاب بن عزیز کی بیٹی سے نکاح کیا تو ان کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس ایک عورت نے آ کر کہا: میں نے عقبہ کو اور اس لڑکی کو جس سے اس نے نکاح کیا ہے دودھ پلایا ہے (لہٰذا وہ دونوں رضاعی بہن بھائی ہوئے)۔ عقبہ نے کہا: مجھے تو نہیں معلوم کہ تو نے مجھے دودھ پلایا ہے اور نہ ہی تو نے مجھے اس کی بابت (کبھی) بتایا ہے۔ چنانچہ عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ (مسئلہ معلوم کرنے کے لئے) مدینہ منورہ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''یہ نکاح کیوں کر قائم رہ سکتا ہے جب کہ یہ بات کہی گئی ہے''۔

پس عقبہ رضی اللہ عنہ نے اس لڑکی سے جدائی اختیار کر لی اور اس لڑکی نے عقبہ کے علاوہ کسی اور سے نکاح کر لیا۔ (بخاری، کتاب العلم، باب رحلة فی المسئلة النازلة: رقم الحدیث: ۸۹)

چونکہ شبہ ہو گیا تھا کہ ممکن ہے جو عورت دونوں کو دودھ پلانے کا دعویٰ کر رہی ہے وہ اپنے دعوے میں سچی ہو لہٰذا اس شبے کی بنا پر دونوں میں تفریق کرا دی گئی۔ کیونکہ رضاعی بہن بھائی کا باہم نکاح کرنا سخت ترین قبیح اور انتہائی بڑے گناہوں اور حرام امور میں سے ہے۔

☆ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو راستے سے ایک کھجور ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''لَوْلَا اَنِّی اَخَافُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَكَلْتُهَا''۔

''اگر مجھ کو اس کے صدقے میں سے ہونے کا شبہ نہ ہوتا تو یقیناً میں اسے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھالیتا‘‘۔(بخاری‘ کتاب البیوع:۲۲۵۵‘مسلم‘ کتاب الزکاۃ‘:۱۰۷۱،۲۰۵۲)

رسول اللہ ﷺ پر چونکہ صدقہ وزکوٰۃ کا استعمال کرنا حرام ہے لہٰذا آپ ﷺ نے اس شبہے میں کہ کہیں یہ کھجور بھی صدقے ہی کی نہ ہو‘ نہیں کھائی حالانکہ یہ صرف ایک شبہ تھا۔

دوسری بات یہ کہ کھجور بظاہر ایک معمولی سی چیز تھی لیکن جو چیز مشتبہ ہو وہ معمولی ہو یا غیر معمولی! اس سے بچنا ہی تقویٰ ہے۔ حالانکہ زمین پر گری ہوئی چیز اٹھا کر کھا لینے میں تواضع بھی ہے اور نعمت کی قدردانی بھی۔ چنانچہ کھانا کھاتے ہوئے اگر کوئی ریزہ زمین پر گر جائے تو آپ ﷺ نے تاکید کی ہے اور خود بھی اٹھا کر کھالیا کرتے تھے۔

☆ ابوسعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ ایک روز اپنی زوجہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تھے۔ آپ ﷺ نے عجوہ کھجور کھانے کی خواہش ظاہر کی۔ انہوں نے ایک انصاری کے ہاتھ دو صاع کھجوریں بازار بھیجیں جو ان کے بدلے میں ایک صاع کھجوریں لے آیا۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے وہ کھجوریں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیں۔ آپ ﷺ نے دیکھا تو تعجب کیا، ایک کھجور کھائی اور رک گئے۔ پوچھا:

مِنْ اَیْنَ لَکُمْ ھٰذَا؟

’’یہ کھجوریں تمہارے پاس کہاں سے آئیں‘‘

انہوں نے جواب دیا: میں نے دو صاع کھجوریں دے کر ایک انصاری کو بھیجا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا۔وہ ان کے بدلے یہ ایک صاع لایا ہے۔لیجئے کھائیے اور یہ کہتے ہوئے طشت آگے بڑھا دیا۔آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کھجور پھینک دی اور فرمایا:اسے پرے ہٹاؤ مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے۔

”اَلتَّمْرُ بِالتَّمْرِ‘وَالْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ‘وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ‘وَالذَّهَبُ بِالذَّهَبِ‘وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ‘يَدًا بِيَدٍ عَيْنًا بِعَيْنٍ‘مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ فَهُوَ رِبًا“۔

”کھجور کے بدلے کھجور، گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے جو،سونے کے بدلے سونا، چاندی کے بدلے چاندی دست بدست لیا دیا جائے تو برابر برابر ہو ورنہ جوزائد ہے وہ سود ہے۔

غرض جنس کے عوض جنس برابر برابر ہوتو درست اور جو زیادہ ہو وہ سود ہے پھر فرمایا‘اسی طرح ناپ اور تول میں بھی یکساں ہے۔

(حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا‘المدخل البیہقی:۱۹۸اردو ترجمہ)

معلوم ہوا کہ ایک ہی جنس کی چیز کو ادل بدل کرنا سود کے مشابہ ہے اور مشکوک معاملہ ہے۔لہٰذا اسے چھوڑ دینا چاہیے‘البتہ جب دونوں کی الگ الگ قیمت طے کر لی جائے اور اس قیمت کی بنیاد پر نفع ونقصان یا کمی بیشی کے ساتھ خریدا یا فروخت کیا جائے تو پھر درست ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشکوک کام اور صحابہ کرام کا طریقہ

انس رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

"لَتَعْمَلُوْنَ اَعْمَالًا هِيَ اَدَقُّ فِيْ اَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ اِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ هَا فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الْمُوْبِقَاتِ"۔

(صحیح بخاری، کتاب الرقاق: ۶۱۲۷)

"تم لوگ کچھ کام ایسے کر لیتے ہو جو تمہاری نگاہ میں بال برابر بھی نہیں ہیں جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم انہیں تباہ کن گناہوں (بڑے بڑے گناہوں) میں شمار کرتے تھے"۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہر اس چیز سے بچتے جس کے بارے میں انہیں یہ شرحِ صدر حاصل نہیں ہوتا تھا کہ فلاں کام واقعتاً جائز ہے اور اس کی دلیل قرآن حکیم یا رسول اللہ کے قول، عمل یا تقریر سے ثابت ہے۔

اگر وہ لاعلمی میں کوئی ایسا کام کر جاتے جس میں شک ہوتا تو جیسے ہی اس کے بارے میں علم حاصل ہوتا، اپنے گزشتہ عمل کو اگر مٹانا آسان ہوتا تو مٹا دیتے ورنہ آئندہ کے لئے کبھی اس مشتبہ کام کا تصور بھی دل میں نہ لاتے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقعات سے ثابت ہوتا ہے:

☆ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا جو آپ کو کما کر دیا کرتا تھا اور ابو بکر اس کی کمائی سے کھاتے تھے۔ ایک دن وہ کوئی چیز لایا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اسے کھا لیا۔ غلام نے کہا: آپ جانتے ہیں کہ یہ کیا چیز ہے؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بتاؤ یہ کیا چیز ہے؟ اس نے کہا: جاہلیت کے زمانہ میں میں نے ایک شخص کے لئے نجومیوں والی پیش گوئی کی تھی حالانکہ میں نجومیوں والے علم سے اچھی طرح واقف نہیں تھا۔ میں نے یونہی تیر چلایا۔ چنانچہ آج وہ مجھے ملا اور اس نے مجھے یہ چیزیں دیں جس سے آپ نے کچھ کھایا ہے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے (یہ سن کر) اپنا ہاتھ منہ میں ڈالا اور پیٹ میں گئی ہوئی چیز قے کر کے باہر نکال دی۔

(بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب ایام الجاھلیۃ، رقم الحدیث ۳۸۴۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل علمِ نجوم، علمِ رمل، فال نکالنے، جادو وغیرہ کرنے کا سلسلہ عام تھا جسے کہانت کہا جاتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں فرمایا:

"مَنْ اَتٰی عَرَّافًا اَوْ كَاهِنًا فَصَدَّقَهٗ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم"۔ (رواہ احمد والبیہقی، الحاکم، صحیح بخاری)

"جو کسی عراف یا کاھن کے پاس گیا اور اس کی باتوں کی تصدیق کی تو اس نے کفر کیا اس چیز کا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی ہے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابی مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحَلْوَانِ الْكَاهِنِ"۔ (بخاری' کتاب البیوع' باب ثمن الکلب' مسلم ابواب المساقات)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت' کنجری کے مہر اور نجومی کی اجرت سے منع فرمایا"۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وہ غلام ایامِ جاہلیت میں کہانت کیا کرتا تھا' اور یہ مٹھائی اس کی کمائی تھی۔ اس لئے جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پتا چلا تو آپ نے اس حرام آمدنی کے لقمے کو قے کرکے باہر نکال دیا۔ یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی انتہا درجے کی زہد و ورع' تقوے اور جاہلی امور سے اجتناب کی دلیل ہے۔ حالانکہ جب یہ لقمہ حلق سے بھی نیچے اتر چکا تھا اور لاعلمی سے ایسا ہوا تھا' آپ نے جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا تھا تو اگر وہ معدے میں ہی رہتا تو بھی کوئی مضائقہ نہیں تھا لیکن آپ کی احتیاط پسندی اور تقوے نے یہ برداشت ہی نہ کیا کہ مشکوک یا حرام آمدنی کا لقمہ جسم کے لئے غذا کا کام دے۔

☆ عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ایک شخص لومڑی کی کھال کی ٹوپی اوڑھے ہوئے نماز پڑھ رہا ہے' آپ نے اس کے سر سے وہ ٹوپی اتار پھینکی اور فرمایا: تمہیں کیا معلوم! شاید یہ پاک نہ ہو۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۹۴' فقہ عمر: ۴۲۲)

دراصل حلال جانور کا چمڑا رنگنے سے پاک ہو جاتا ہے جس کی دلیل مندرجہ ذیل

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث سے ملتی ہے:

ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک بکری کے پاس سے گزرے جسے لوگ گھسیٹ کر لے جا رہے تھے' آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کی کھال کیوں نہ اتار لی؟' وہ کہنے لگے کہ وہ تو مردہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پانی اور کیکر کی چھال اسے پاک کر دیتے ہیں۔ (ابوداؤد' نسائی' بلوغ المرام' کتاب الطہارۃ)

تقریباً اسی سے ملتی جلتی ایک روایت صحیح مسلم' کتاب الطہارۃ میں بھی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث سے یہ پتا نہیں چلتا کہ کیا ہر مردہ جانور کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے یا صرف حلال جانور کی کھال ہی دباغت سے پاک ہو جاتی ہے؟

عبداللہ بن بازؒ اس مسئلے کے ضمن میں فرماتے ہیں: علماء کا اختلاف اس بات میں ہے کہ آیا یہ حدیث تمام جانداروں کی کھال کو عام ہے یا صرف ذبیحہ مردار کی کھالوں سے مختص ہے؟ اس میں تو شک نہیں کہ ذبیحہ مردار کی کھال رنگنے سے پاک ہو جاتی ہے' جیسے اونٹ' گائے اور بکری کی کھال پاک ہو جاتی ہے اور اہلِ علم کے صحیح قول کے مطابق ہر چیز میں استعمال ہو سکتی ہے..... مگر خنزیر' کتے اور اس جیسے دوسرے جانور جنہیں ذبح کرنا حلال نہیں' ان کی کھال دباغت سے پاک ہونے میں اختلاف ہے اور محتاط روش یہی ہے کہ نبی ﷺ کے ارشاد پر عمل کرتے ہوئے انہیں استعمال نہ کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے۔

جو شخص شبہات سے بچا رہا اس نے اپنی عزت کو محفوظ کر لیا''......نیز آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس چیز کو چھوڑ دو جس میں شک ہو اور وہ چیز اختیار کرو جس میں شک نہ ہو''۔ (فتاویٰ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز:۲۲۴)

عمر رضی اللہ عنہ کو بھی تردد اس بات میں تھا کہ کیا درندہ جانور کی کھال بھی دباغت سے پاک ہو جاتی ہے یا پاک نہیں ہوتی؟ انہوں نے اس شک کی وجہ سے لومڑی کی کھال کی ٹوپی اوڑھنے سے اس شخص کو روک دیا تھا۔

☆ عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں آذربائیجان میں موجود اسلامی لشکر کے نام اپنا حکم روانہ کیا اور لکھا کہ تم ایک ایسے علاقے میں رہتے ہو جہاں کھانے میں مردار شامل ہوتا ہے اور مردار کی کھال پہنی جاتی ہے لہٰذا تم صرف وہی گوشت کھاؤ جو اسلامی طریق پر ذبح کیا گیا ہو۔ (طبقات ابنِ سعد، المحلّٰی بحوالہ فقہ عمرؓ:۴۸۲)

اسلام میں جانور کا گوشت کھانے کے لئے کچھ شرائط ہیں مثلاً:

☆ جانور خود حلال ہو، مثلاً گائے، اونٹ، بکری، بھیڑ، بھینس، ہرن، نیل گائے وغیرہ

☆ حلال جانور کو ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لے لیا جائے

☆ اسی طریقے اور اسی جگہ سے ذبح کیا جائے جو شریعت نے مقرر کیا ہے۔

☆ اگر جانور خود مر جائے یا اسے شرعی طریقے سے ذبح نہ کیا گیا ہو تو اس کا گوشت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھانا حرام ہے۔ چاہے وہ حلال ہی کیوں نہ ہو۔ البتہ حلال جانور خود مر جائے تو اس کی کھال دباغت کرنے سے پاک ہو جاتی ہے۔

چونکہ غیر مسلم علاقوں میں اسلامی طریقے سے ذبح کرنے کا دستور نہیں ہوتا یا کم ہوتا ہے' اس لئے یہ شبہ ہوتا ہے کہ نا معلوم گوشت حلال بھی ہے یا حرام؟ عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ان علاقوں میں آتش پرست عیسائی اور مشرک رہتے تھے لہٰذا آپ نے لشکر والوں کو تاکید کر دی کہ ہر طرح کا گوشت مل جائے اسے استعمال نہ کریں۔ جب تک تحقیق نہ ہو جائے اور پتا چل جائے کہ واقعی جانور اسلامی طریقے سے ذبح کیا گیا ہے تب استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے۔

☆ عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک لشکر کے نام لکھا کہ تم صرف اہلِ کتاب کا تیار کردہ پنیر کھایا کرو' کسی اور (مذہب کے) آدمی کا (تیار کردہ) پنیر نہ کھایا کرو' کیونکہ دودھ پنیر کی صورت میں اس وقت جمتا ہے جب کہ اس میں بکری کے بچے کے معدے کی رطوبت ملا دی جائے۔ اور یہ رطوبت بکری کے بچوں سے حاصل ہوتی ہے اگر اس بچے کو کوئی مسلمان یا اہلِ کتاب ذبح کرے گا تو وہ پاک ہو گی اور اگر کوئی اور ذبح کرے گا تو وہ رطوبت نجس ہو گی اور دودھ میں مل کر پنیر کو بھی نجس کر دے گی۔

(فقہ عمر: ۴۸۳)

دراصل اہلِ کتاب کا جانور کو ذبح کرنے کا طریقہ وہی ہے جو امتِ محمدیہ ﷺ کا طریقہ ہے' نیز اہلِ کتاب پر انہی جانوروں کا گوشت کھانا حلال ہے جن کا گوشت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امتِ محمدیہ ﷺ پر کھانا حلال ہے۔ لیکن دورِ حاضر میں بعض عیسائی ممالک میں جانور کو جھٹکا دے کر ذبح کیا جاتا ہے۔ یا یورپین عیسائی خنزیر کا گوشت اور اس کی دیگر چیزوں کا کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں ان کا ذبیحہ اور گوشت تب تک استعمال نہیں کرنا چاہئے جب تک یہ تحقیق نہ ہو جائے کہ انہوں نے واقعی اسلامی طریقہ پر جانور کو ذبح کیا ہے۔

دورِ حاضر میں اہل کتاب جھٹکے کا گوشت' سور کا گوشت' چربی' چمڑا اور خون نیز شراب اور الکوحل کا ستعمال خوب دھڑلے سے کرتے ہیں بلکہ مسلمانوں میں بھی ان کی دیکھا دیکھی یہ وبا عام ہو رہی ہے۔ ایسی صورت میں اہلِ کتاب کا پکا ہوا کھانا بھی جائز نہیں ہے۔ چاہے وہ بظاہر مسلمان کے لئے حلال گوشت اور حلال اشیاء ہی سے کھانا تیار کریں کیونکہ وہ اپنے برتنوں میں حرام کھانے بھی پکاتے ہیں۔

☆ ابی ثعلبہ الخشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! ہم اہلِ کتاب کے علاقہ میں رہتے ہیں تو کیا ہم ان کے برتنوں میں کھالیا کریں''؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

''لَا تَاْکُلُوْا فِیْهَا اِلَّا اَنْ لَا تَجِدُوْا غَیْرَهَا' فَاغْسِلُوْهَا وَکُلُوْا فِیْهَا''۔

''ان کے برتنوں میں مت کھاؤ اِلَّا یہ کہ تمہیں کوئی اور برتن نہ ملے' اس صورت میں ان کے برتن کو دھو لو پھر اس میں کھاؤ''۔ (متفق علیہ' بلوغ المرام' کتاب الطہارۃ)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلِ کتاب اپنے برتنوں میں چونکہ خنزیر پکاتے اور شراب پیتے ہیں، اس لیے ان کے برتن نجس ہوتے ہیں اور نجاست والے برتن سے بچنا چاہیے' چاہے وہ صاف ہی کیوں نہ کرلیا جائے۔ کیونکہ ہر وقت اس میں نجس چیز پکائے اور رکھے جانے کی وجہ سے اس میں نجاست کا اثر آجاتا ہے۔ البتہ اگر کوئی برتن نہ ملے تو پھر یہ صورت مجبوری کہلائے گی' لہٰذا مجبوری کی صورت آپ ﷺ نے اہلِ کتاب کا برتن اچھی طرح صاف کر کے استعمال کرنے کی اجازت دی۔

اس حدیث ہی کی روشنی میں دورِ حاضر میں غیر مسلم اور اہلِ کتاب حضرات کی کھانے کی دکانوں' ان کے تیار کردہ مشروبات اور ان کی دیگر تیار کردہ کھانے کی چیزیں مثلاً بسکٹ' پنیر' چاکلیٹ' وغیرہ کا استعمال بھی مشتبہ ہے' جس کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں:

☆ یہ لوگ مردار' شراب اور خنزیر کا بے تحاشا استعمال کرتے ہیں۔

☆ جب یہ کوئی ایسی چیز تیار کریں جس میں مردار' شراب یا خنزیر کا استعمال نہ ہو تو بھی وہ برتن دھو کر استعمال کرنے سے رہے۔

☆ دورِ حاضر میں ان کی اکثر مصنوعات کے بارے میں انکشافات ہو رہے ہیں کہ ان کی تیاری میں حرام چیزیں بھی استعمال کی جاتی ہیں۔ لہٰذا معاملہ مشکوک ہے اور رسول اللہ ﷺ نے مشکوک اشیاء کو ترک کر دینے کا حکم دیا ہے اور صحابہ کرام کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرزِ عمل سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔

☆ اگر غیر مسلم یا اہل کتاب یہ دعویٰ کریں کہ انہوں نے اپنی تیار کردہ مصنوعات میں یا کھانے اور پینے کی چیزوں میں حرام استعمال نہیں کیا تو ان کی زبان پر اعتبار اس لئے نہیں کیا جائے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے بھی جھوٹ بولنے سے نہیں رہتے۔ مسلمانوں کے ساتھ سچ کیسے بولیں گے؟

(مزید تفصیل کے لئے ''غیر مسلموں کی مصنوعات اور ہم'' مطبوعہ مشربہ علم وحکمت)

☆ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ ایک شخص نے ایک دوسرے شخص سے گھر مول لیا جس نے یہ گھر مول لیا تھا اس کو اس گھر میں سونے سے بھرا ہوا ایک گھڑا ملا۔ وہ شخص گھر بیچنے والے کے پاس گیا اور کہا: بھائی یہ گھڑا لے لو میں نے تم سے گھر خریدا تھا' یہ سونا نہیں خریدا تھا۔ گھر بیچنے والے نے کہا: یہ گھڑا تم ہی رکھو کیونکہ میں نے تمہارے ہاتھ یہ گھر بیچا تھا اور جو کچھ اس میں تھا وہ بھی بیچا تھا۔ لیکن خریدار نے سونے کا گھڑا لینے سے انکار کر دیا۔ بالآخر یہ مقدمہ لے کر ایک تیسرے شخص کے پاس آئے' فیصلہ کرنے والے نے کہا: کیا تمہاری کوئی اولاد بھی ہے؟ ایک نے کہا میرا ایک لڑکا ہے۔ دوسرے نے کہا! میری ایک لڑکی ہے۔ فیصلہ کرنے والے آدمی نے کہا: ان دونوں کا آپس میں نکاح کر دو۔ یہ سونا ان دونوں پر خرچ کر دو اور اس میں سے خیرات بھی کر دو۔

(صحیح بخاری' کتاب بدء الخلق' رقم الحدیث: ٦٨٧)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس واقعے میں ان دونوں شخصوں کی اس احتیاط پسندی کا ذکر ہے کہ وہ اس چیز کو قبول کرنے سے انکاری تھے جس چیز کو انہوں نے خریدار سے خریدتے وقت اپنی خرید میں شامل نہیں کیا تھا۔ وہ اس احتیاط کی بنا پر کہ یہ چیز میری ملکیت نہیں تو میں کیسے لےلوں؟ انکار کرتا رہا اور جس شخص نے گھر بیچا تھا اس کو یہ معلوم ہی نہیں تھا کہ اس میں سونے سے بھرا ہوا گھڑا ابھی دفن ہے یا یہ گھڑا اس کی ملکیت ہے؟ لہٰذا اس نے کہا کہ جب گھر بیچا تھا تو ساتھ ہی اس کی متعلقہ چیزیں (مدفون یا ظاہر) بھی ساتھ ہی بیچ دی تھیں۔ اس لئے اس نے احتیاط کے طور پر اس کو لینا پسند نہیں کیا۔

یہ ان کا تقویٰ تھا۔ نیز انہوں نے یہ لالچ نہیں کیا کہ سونے سے بھرا گھڑا ان کو مل جائے اور یہ ان کی غنا کی بہترین مثال تھی۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بٹائی پر زمین نہیں دیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مجھے معلوم تھا کہ زمین بٹائی پر دی جاتی تھی۔ پھر انہیں یہ خدشہ ہو گیا کہ ممکن ہے رسول اللہ ﷺ نے اس سلسلے میں کوئی نئی ہدایت فرمائی ہو جس کا انہیں پتا نہ چلا ہ چنانچہ وہ احتیاطاً زمین بٹائی پر نہیں دیتے تھے۔ (بخاری الحرث المزارعت: ۲۳۴۵) زمین بٹائی پر دینا جائز ہے۔ اس ضمن میں کئی احادیث ہیں لیکن عمر رضی اللہ عنہ کو زمین بٹائی پر دینے میں شک تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شک والے کاموں سے بچنے کے فوائد

اب آئیں اس طرف کہ ان سے بچنے سے کیا فوائد حاصل ہوں گے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهٖ وَعَرْضِهٖ"۔

"جو شخص شک والے امور سے بچ گیا، اس نے اپنے دین اور عزت کو بچا لیا"۔

وَقَعَ کی تعبیر لفظی طور پر شدت سے گرنے کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ شبہات میں پڑنے والا حرام میں اس طرح پڑ جاتا ہے کہ اسے اس کا علم تک نہیں ہوتا۔ مگر خطابی نے کہا ہے کہ جو شبہات میں پڑنے کا عادی ہو گیا ہے وہ اپنی تساہل پسندی اور پکڑ کو ہلکا جاننے کی وجہ سے جانتے بوجھتے بھی حرام کا ارتکاب کرنے لگے گا۔ نیز جو غیر حرام ممنوع (یعنی مشتبہ) میں پڑا تو تقویٰ کا نور نہ ہونے کی وجہ سے اس کا دل سیاہ ہو جائے گا اور وہ بے اختیار حرام کا مرتکب ہو جائے گا۔

ابنِ حبان اور مسلم نے روایت کیا ہے کہ: اپنے اور حرام کے درمیان حلال کو ڈھال بنا لو، جس نے ایسا کیا اس نے اپنے دین اور عزت و ناموس کو بچا لیا، اور جس نے حلال کے معاملے میں بے احتیاطی برتی تو اس کی مثال اس چرواہے کی سی ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو کسی کی رکھ کے عین کنارے پر اپنے مویشی چراتا ہے۔ بعید نہیں کہ اس کے مویشی رکھ کے اندر چلے جائیں۔

(شرح اربعین نووی از مصلح الدین محمد اللاری' مجلہ الدعوہ' اسلام آباد' اکتوبر' ۲۰۰۳ء)

شک والے کاموں سے بچنا ان احکام میں سے ہے جن کی تاکید نبی اکرم ﷺ نے کی ہے۔ لہٰذا ایسا کرنے والا اپنے دینی امور کو شک کی گرد اور شبہ کی میل کچیل سے پاک صاف رکھتا ہے۔ نیز جو شخص مشتبہ امور سے بچنے پر مداومت اور استقامت اختیار کرے گا وہی اصل دین پر مداومت اور استقامت اختیار کر سکتا ہے۔ ورنہ نرمی اور سستی کرتے کرتے ایک وقت ایسا آئے گا کہ وہ حرام وحلال کی حدوں کو بھی توڑنے کی جسارت کر بیٹھے گا اور اسے پتا بھی نہیں چلے گا کہ وہ کتنا بڑا گناہ کر چکا ہے۔

مشتبہ امور میں پڑ جانے والے شخص کے بارے یہ خدشہ برابر رہتا ہے کہ وہ کسی وقت بھی حرام میں ملوث ہو سکتا ہے۔ مثلاً ایک شخص سگریٹ بنانے کی کمپنی کا اشتہار تیار کرتا ہے لیکن خود سگریٹ نہیں پیتا۔ کمپنی والے اسے کام کا معاوضہ دیتے ہوئے اسے سگریٹ کے پیکٹ بھی دیں گے اور یہ بھی امکان ہے کہ اس کے لاکھ انکار کرنے کے باوجود کبھی نہ کبھی وہ کمپنی سے یہ پیکٹ قبول بھی کر لے گا اور جب اسے یہ پیکٹ قبول کرنے کی عادت ہو جائے گی تو اس کے پینے سے بچنے کا ارادہ ہونے کے باوجود وہ اس کی عادت میں گرفتار بھی ہو سکتا ہے ... مستقل

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن جائے گی تو پھر اسے کمپنی سگریٹ دے یا نہ دے وہ اپنی جیب سے خریدنے پر مجبور ہو جائے گا۔ اگر وہ سگریٹ کا اشتہار تیار کرنے کا مشکوک کام نہ کرتا تو حرام میں بھی نہ پڑتا اور اپنا دین بھی بچالیتا...... یہی مثال تمام مشکوک اور مشتبہ امور کی ہے کہ ان میں پڑ جانے سے حرام میں پڑ جانا اور اپنا دین بچانا' اپنے دین کی حفاظت کرنا اور اس پر استقامت اختیار کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

انگریزوں نے مسلمان ممالک میں سگریٹ کی لت عام کرنے کے لیے یہی طریقہ اختیار کیا، چنانچہ وہ اپنی فوج میں بھرتی ہونے والے ہندوستانی فوجیوں کو سگریٹ اور شراب کا کوٹہ ضرور دیتے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مفت ہاتھ آنے کی وجہ سے اور انگریز جیسے حرام امور کا ارتکاب کرنے والے کافروں میں رہنے کی وجہ سے مسلمان سگریٹ اور شراب کی عادت بد میں گرفتار ہو گئے جس کے اثرات نے جلد ہی پورے ہندوستان کے عام لوگوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ یاد رہے کہ کافروں کے ہاں ملازمت کرنا ناجائز اور اس کی کمائی بھی ناجائز ہے۔

رہی عزت وآبرو کی حفاظت! اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان شبہات پیدا کرنے والی اور اپنی ذات پر تہمت لگوانے کا باعث بننے والی اور لوگوں کے دلوں میں بدگمانیاں پیدا کرنے والی چیزوں سے دور رہے۔ کیونکہ شبہے والی چیزوں کے ارتکاب سے لوگ اس کی غیبت کرنے لگیں گے' اس کو گناہ میں مبتلا قرار دے کر اس کے خلاف

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چرچا کرنے لگیں گے۔عوام اس مسئلے کی حقیقت سے ناواقف ہونے کی وجہ سے خود بھی اس حرام میں مبتلا ہو جائیں گے اور اس شخص کے عمل کو دلیل کے طور پر استعمال کریں گے۔

نیز وہ شخص حمی اللہ (اللہ کی چراگاہ) میں داخل نہیں ہوتا یعنی حرام امور کا ارتکاب نہیں کرتا لیکن حمی اللہ (اللہ کی حرام کردہ چیزوں) کی حد کے قریب قریب پہنچ جاتا ہے' اس کے بارے نہ تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ حرام سے بچ کر رہے گا اور نہ ہی کوئی اس کے حرام امور سے بچے رہنے کی گواہی یا ضمانت دے سکتا ہے۔

اگر کوئی شخص سینما کے دروازے پر نظر آئے اور اکثر وہاں نظر آتا رہے تو اس کے بارے لوگوں میں یہ بات پھیل جائے گی کہ فلاں شخص بھی سینما دیکھتا ہے' چاہے اس شخص نے کبھی بھی سینما دیکھنے کا ارتکاب نہ کیا ہو اور وہ اسے حرام بھی سمجھتا ہو...... لیکن یہ ضرور ہے کہ سینما کے دروازے کے قریب قریب جانے کی وجہ سے وہ سینما اور اس سے متعلق بعض باتوں سے واقف بھی ہو جائے گا اور اس سے متعلق بعض باتوں میں دل چسپی بھی لینے لگے گا۔شیطان اس کے اندر یہ خواہش پیدا کر سکتا ہے کہ اندر جا کر دیکھ لو، دیکھنے میں کیا حرج ہے؟ یوں اس کی نظر میں اس سنگین گناہ کا احساسِ جرم ختم ہو جائے گا اور وہ عادی سینما بین بن جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ کے مندرجہ ذیل ارشاد میں یہ حقیقت واضح نظر آتی ہے جس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں آپ ﷺ نے فرمایا:

”لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ“۔

”اللہ تعالیٰ لعنت کرے اس چور پر جو ایک انڈہ چرائے پھر اس کا ہاتھ کاٹا جائے‘ ایک رسی چرائے اور اس کا ہاتھ کاٹا جائے“۔

مراد یہ کہ وہ شخص انڈے اور رسی کو معمولی سمجھ کر ان کی چوری کرتا ہے‘ وہ اسے کوئی بڑا گناہ اور قابلِ نفرت کام نہیں سمجھتا لیکن ایسی معمولی چیزوں کی چوری کرتے کرتے اسے بالآخر بڑی چوریوں کے ارتکاب کی عادتِ بد میں مبتلا کر دیتی ہے۔ اور بالآخر وہ ہاتھ کاٹے جانے کے نصاب کے برابر چوری کرنے لگتا ہے اور یوں اس کا نہ دین محفوظ رہتا ہے اور نہ ہی اس کی عزت محفوظ رہتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلِ علم اور مشکوک اشیاء

شکوک اشیاء میں پڑ جانے سے انسان کا دین اور عزت دونوں غیر محفوظ ہو جاتے ہیں۔لہٰذا اہل علم کا ان سے بچنا بہت ضروری ہے جس کی مندرجہ ذیل وجوہات ہیں:

☆ عام لوگ اہلِ علم کی تقلید کیا کرتے ہیں جب وہ اہلِ علم کو شک والے کاموں میں مبتلا دیکھیں گے تو وہ اس پر عمل کرنے لگ جائیں گے۔

☆ عام لوگ جب اہلِ علم کو کوئی مشتبہ عمل کرتے دیکھیں گے تو عوام یہ سمجھیں گے کہ یہ کام حلال ہے اس لئے تو فلاں اہلِ علم آدمی بھی کرتا ہے۔

☆ اہل علم کا مقام عام لوگوں سے بلند ہے لہٰذا ان کے علمی مقام کا تقاضا ہے کہ ورع وتقوی اختیار کرتے ہوئے مشکوک اشیاء سے دور رہیں۔

☆ عوام جس کام کے حرام' حلال یا مشتبہ ہونے سے خود واقف نہیں ہوتے' اس پر اہلِ علم کا کوئی عمل دیکھ کر وہ اس سے ملتے جلتے حرام کام پر عمل کرنا شروع کر دیتے ہیں اور اس مغالطے میں پڑ جاتے ہیں کہ یہ کام فلاں اہلِ علم بھی کرتا ہے لہٰذا یہ درست ہے۔

مجھے یہاں ایک واقعہ یاد آ رہا ہے: ایک درس دینے والی خاتون نے اپنے ناخن

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لال مہندی سے رنگے ہوئے تھے اور وہ دور سے نیل پالش کے مشابہ محسوس ہوتے تھے۔ انہیں دیکھ کر ایک عورت نے ہاتھ کے ناخنوں پر نیل پالش لگالی اور جب اس سے کہا گیا کہ یہ تو جائز نہیں ہے تو اس نے کہا: کیوں نہیں جائز! فلاں آپا جی بھی تو نیل پالش لگاتی ہیں۔ لہٰذا اہل علم لوگوں کو ایسی چیزوں سے بھی بچنا چاہئے جو دیکھنے سے حرام امور سے ملتی جلتی نظر آتی ہیں۔ مثلاً شراب حرام ہے اور نبیذ حلال لیکن جو نبیذ شراب کا شبہ پیدا کرے اس سے اہلِ علم کو بچنا چاہئے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے انگور بھگوئے جاتے تھے، آپ ﷺ انہیں اس روز پیتے پھر دوسرے دن، پھر تیسرے دن شام تک پیتے پھر آپ (خود نہ پیتے بلکہ کسی اور کو) پلانے کا حکم دیتے یا اسے بہا دینے کا حکم دیتے۔ (صحیح مسلم، کتاب الاشربہ، رقم الحدیث ۵۲۵)

انگور کو پانی میں بھگو کر ایک دن یا دو دن تک پیا جائے تو اس کا نام نبیذ ہے اور اس کا پینا جائز ہے لیکن اگر اس میں تیزی آ جائے، جوش یا بد بو پیدا نہ ہو تو یہ مشروب نبیذ کی بجائے شراب میں تبدیلی کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور زیادہ دیر تک اسی طرح بھیگا رہنے سے شراب بن جاتا ہے۔ لہٰذا رسول اللہ ﷺ اسے صرف ابتدائی حالت میں پیتے اور جب اس کی حالت میں تغیر محسوس ہوتا تو اس لئے اسے بہا دیتے کہ اب یہ شراب بننے کے مرحلے میں داخل ہو چکا ہے۔ گویا وہ مشروب مشتبہ ہو جاتا کہ آیا اب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ نبیذ (حلال) ہے یا شراب (حرام)؟

یہی حال شراب کے برتنوں کا ہے، اگر کسی علاقے میں شراب کے لئے مخصوص برتن استعمال کیے جاتے ہوں تو اس علاقے کے مسلمان ان مخصوص برتنوں کو یا ان سے مشابہ برتنوں کو اپنے عام مشروبات کے لئے بھی استعمال نہیں کر سکتے' کیونکہ اس میں شراب کے برتن کی مشابہت پائی جاتی ہے۔ خود رسول اللہ ﷺ نے جب شراب حرام ہوئی تو اس کے لئے مخصوص برتنوں کا استعمال بھی منع کر دیا تھا اور جب شراب مکمل طور پر ختم ہوگئی تو پھر آپ ﷺ نے ان برتنوں کی کسی دوسرے استعمال کے لئے اجازت دے دی۔ (دیکھئے کتاب الاشربہ صحیح مسلم)

دورِ حاضر میں شراب کے گلاسوں کی طرز پر بنائے گئے گلاس پاکستان میں بھی عام کیے جا رہے ہیں۔ علماء کو چاہیے کہ خود بھی ان سے بچیں اور عام مسلمانوں کو بھی ان سے منع کریں۔ اس میں شرعی لحاظ سے خرابیاں ہیں۔

☆ یہ غیر مسلموں کی مشابہت ہے جو حرام ہے۔

☆ یہ کافروں کی ثقافت عام کرنے کا ذریعہ ہے۔

☆ یہ تکلف اور تعیش کی علامت ہیں۔

☆ یہ شراب پینے کے برتن کے مشابہہ ہیں۔

☆ زعفران رنگ کا پہننا مردوں کے لیے ممنوع ہے لیکن اہلِ علم کو زعفرانی رنگ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ملتے جلتے ایسے تمام رنگ نہیں پہننا چاہئیں جن کے رنگ کا نام عوامی زبان میں زعفرانی رنگ ہی کے نام سے لیا جاتا ہو۔ مثلاً ہلدی رنگ' گیروا رنگ' مالٹا رنگ پیلا رنگ وغیرہ۔ کیونکہ زعفرانی رنگ سے ملتے جلتے رنگ کے کپڑے کسی عالم کو پہنے ہوئے دیکھ کر عوام اصل زعفرانی رنگ بھی یہ کہہ کر پہن لیں گے کہ فلاں عالم بھی تو پہنتا ہے۔

عمر رضی اللہ عنہ نے عبید اللہ کے بیٹے طلحہ کو رنگین کپڑے پہنے دیکھا تو پوچھا: تم نے یہ رنگین کپڑے کیوں پہنے ہیں؟ طلحہ نے کہا! اس میں کوئی حرج نہیں۔ یہ طین مستجر (مدر) کا رنگ ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''تم پیشواؤں کے اس خاندان سے تعلق رکھتے ہو جس کی لوگ پیروی کرتے ہیں' اگر کوئی جاہل یہ کپڑے دیکھے گا تو کہے گا کہ طلحہ رنگے ہوئے کپڑے پہنتا تھا' (کیونکہ زعفرانی رنگ پہننا مردوں کے لئے منع ہے) پس اے میرے کنبے والو! کوئی تم میں سے رنگے ہوئے کپڑے نہ پہنے خصوصاً جب کہ وہ حالتِ احرام میں ہو''۔ (مؤطا امام مالک' ۱/۲۴۰' المدخل البیہقی' ص ۲۶۳ اردو ترجمہ)

نیز علماء کو جاہلوں' گویوں اور معاشرے کے وہ لوگ جو جائز' ناجائز امور کی پرواہ نہیں کرتے ان جیسے لباس اور ان جیسے حلیے سے اپنے آپ کو بچانا چاہیے۔

☆ ایسی تصاویر جن کا سر' ناک' منہ' آنکھیں وغیرہ نہ ہوں ان کا جواز ہے لیکن علماء

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کو ان سے بچنا چاہئے تا کہ عوام ان کی تقلید میں یہ نہ سمجھ بیٹھیں کہ ہر قسم کی تصویر یا مجسمہ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ بچوں کے کھلونے کے طور پر ایسے مجسمے جو کسی جانور کی پوری شبیہ نہیں ہوتے' ان کا جواز ہے لیکن علماء کا ان سے بچنا ہی بہتر اور اولیٰ ہے۔

☆ دورِ حاضر میں ٹی وی' فحاشی اور بے حیائی پھیلانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے گو اس پر اگر بغیر جاندار کی تصویر کے کوئی علمی' دستاویزی' پروگرام دیکھا جائے جس میں فحاشی نہ ہو تو اس کے دیکھنے کا جواز ہے لیکن ایسے پروگرام ایک فی صد بھی نہیں ہوتے۔ نیز ایسا پروگرام اگر ہو بھی تو ساتھ ساز کا ہونا لازمی امر ہے۔ لہٰذا علماء کو ٹی وی سے مکمل اجتناب کرنا چاہئے۔

اگر علماء یہ کہیں کہ ہم صرف دینی یا علمی پروگرام دیکھتے ہیں تو عوام اس شبہ میں گرفتار ہو جائیں گے کہ فلاں عالم دین بھی ٹی وی دیکھتا ہے۔ لہٰذا ہم لوگوں کے ٹی وی دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ اور بغیر تخصیص ہر اچھا برا' اور بے حیائی پھیلانے والا پروگرام دیکھیں گے۔ یوں اس مشتبہ امر کی وجہ سے عوام میں ٹی وی کے جواز کا چرچا ہو گا۔ ادھر علماء پر یہ تہمت لگے گی کہ وہ بھی فلم' ڈرامہ' ناچ' رنگ دیکھتے ہیں۔ یوں ان کا نہ دین محفوظ رہے گا اور نہ عزت و وقار۔

علماءِ سلف اپنے دینی عزت و وقار اور عصمت کی بہت حفاظت کرتے اور یہ خیال رکھتے کہ ان سے کوئی ایسا کام سرزد نہ ہو جس سے ان کے دین پر حرف آئے۔ وہ ان

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کاموں سے بھی دور رہتے تھے جو معاشرے کے گھٹیا طبقے' اوچھے لوگوں، غیر مسلموں اور مشرکوں کی حرکات سمجھے جاتے ہیں۔

امام احمد بن حنبلؒ کی احتیاط پسندی کا ایک واقعہ کتنا اچھا ہے۔ایک بار آپ نے قرض کے سلسلے میں کوئی چیز رہن رکھی۔ جب رقم کا انتظام ہوگیا تو وہ دائن کے پاس گئے تاکہ اسے رقم دے کر اپنی چیز واپس لے لیں۔دائن جب رہن شدہ چیز واپس دینے لگے تو کچھ شبہ ہوگیا کیونکہ اس کے پاس ویسی ہی ایک اور چیز بھی رہن تھی۔اس نے دونوں چیزیں امام احمد کی طرف بڑھادیں اور کہا جو آپ کی ہو وہ لے لیں۔لیکن امام احمد کی احتیاط پسندی کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے دونوں چیزیں واپس کر دیں اور کچھ نہ لیا۔یعنی انہوں نے اپنے ایک جائز حق سے دست بردار ہونا پسند کیا اور نقصان اٹھانا گوارا کرلیا لیکن یہ گوارا نہیں کیا کہ کوئی ایسی چیز لے لیں جو ممکن ہے کسی اور کی ہو۔(''ہفت روزہ الاعتصام'' جمادی الاولی'۱۴۲۱ھ عنوان ''اتقوا الشبہات''۱۰ تا ۱۸ اگست)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقویٰ اور دل

"اِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِیَ الْقَلْبُ"۔

"سنو! جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے' جب وہ درست ہے تو سارا جسم درست ہوتا ہے اور جب وہ خراب ہوتا ہے تو سارا جسم ہی خراب ہوتا ہے اور وہ (ٹکڑا) دل ہے"۔

عربی زبان میں دل کو قلب اور فواد کہتے ہیں۔مندرجہ بالا حدیث میں لفظِ قلب آیا ہے۔عربی زبان میں قلب الٹ پلٹ ہونے کو کہتے ہیں' اسی سے لفظ انقلاب ہے۔چونکہ دل کی حالت ہر لحظہ تبدیل ہوتی رہتی ہے اور وہ اس تبدیلی کے لئے دھڑک دھڑک کر الٹ پلٹ ہوتا رہتا ہے۔نیز اس میں ہر لحظہ ایک نیا خیال پہلے خیال کو ہٹا کر اس کی جگہ لے لیتا ہے۔ہر لحظہ نئے ارادے باندھے جاتے ہیں۔اس کی تبدیلیِ حالت کی وجہ سے اس میں موجود جذبات اور اس کی کیفیات مختلف پہلو اختیار کرتی رہتی ہے۔اس لئے اس کو قلب کہتے ہیں۔قلب کی ماہیت جمے ہوئے خون سے متشکل ہوتی ہے لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے اسے مضغہ (گوشت کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوتھڑے) کا نام دیا ہے۔

دل کو عربی میں فواد بھی کہتے ہیں لیکن یہ لفظ قلب کی نسبت بہت کم قرآن عزیز میں استعمال کیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے دل کی یہ حقیقت بیان فرمائی کہ اس چھوٹے سے گوشت کے لوتھڑے پر ہی پورے جسم کے بگڑنے اور سنورنے کا انحصار ہے۔ چنانچہ:

☆ دل کی دھڑکن موجود ہے تو انسانی جسم میں روح موجود ہے جیسے ہی دھڑکن رک گئی، روح پرواز کر گئی۔

☆ دل دورانِ خون کا ایک آلہ ہے جو پورے جسم کی شریانوں میں خون فراہم کرتا ہے۔ اگر اس میں کوئی خرابی واقع ہو جائے تو پورا جسم بیمار ہو جاتا ہے اور دل کی بیماری جان لیوا میں شمار ہوتی ہے۔

☆ دل نفرت و محبت، ایثار و حسد، غصہ و غیرت، جود و بخل، ایمان و کفر، شرک و نفاق، صبر و شکر، حزن و مسرت، قناعت و توکل، خوف و امن اور اطمینان و اضطراب جیسے جذبات و احساسات کا موطن ہے۔

اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن عزیز میں ان تمام انسانی کیفیات و جذبات کا ذکر کرتے ہوئے قلب ہی کا نام لیا ہے۔ مثلاً

☆ کفار کے بارے فرمایا: خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ (البقرہ:۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ منافقین کے بارے فرمایا: فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ (البقرہ:۱۰)

☆ اہلِ ایمان کے بارے فرمایا: وَزَیَّنَهٗ فِیْ قُلُوْبِكُمْ (الحجرات:۷)

☆ اصحابِ کہف کے بارے فرمایا: وَرَبَطْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ (الکہف:۱۴)

انسان جتنے بھی ظاہری اور باطنی افعال انجام دیتا ہے ان سب کا اصل نقطۂ ماسکہ قلب ہوتا ہے اور ہر فعل کے پیچھے کوئی نہ کوئی مقصد کارفرما ہوتا ہے جو دل ہی میں پوشیدہ ہوتا ہے' اسی مقصد کو نیت کہا جاتا ہے۔

نیت دل میں مضبوطی سے جمی ہوئی اس جڑ کا نام ہے جو خیال اور ارادے کے روپ میں ڈھل کر تمام انسانی افعال وحرکات کا سبب بنتی ہے۔ نیت کے بارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی' جس شخص کی ہجرت ارادے کے اعتبار سے اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہے تو اس کی ہجرت ثواب کے اعتبار سے اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہے' اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کے لئے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لئے ہے تو اس کی ہجرت اس کام کے لئے ہے جس کی خاطر اس نے ہجرت کی''۔

دل سخت بھی ہوتے ہیں اور نرم بھی' دل غافل بھی ہوتے ہیں اور ذکرِ الٰہی پر مداومت کرنے والے بھی' دل بیمار بھی ہوتے ہیں اور تندرست بھی' دلوں پر زنگ بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگتا ہے اور داغ بھی پڑ جاتا ہے اور پھر اس زنگ اور داغ کو دھونے اور کھرچنے کا طریقہ بھی قرآن وحدیث میں بتا دیا گیا ہے۔

قیامت والے دن جب نہ بیٹے کام آئیں گے نہ مال' نہ دوست کام آئے گا' نہ بیوی، نہ سفارش ہوگی' نہ تاوان' نہ ہی مدد کی کوئی اور صورت اس دن صرف وہی انسان کامیاب ہوگا اور اطمینان ومسرت سے ہمکنار ہوگا جو قلبِ سلیم (تندرست دل) لے کر آئے گا۔ چنانچہ ربِّ کریم نے فرمایا:

﴿يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّ لَا بَنُوْنَ. اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ﴾ (الشعراء:۸۸۔۸۹)

''اس دن نہ ہی کوئی مال کام آئے گا اور نہ بیٹے' مگر جو قلبِ سلیم (سلامت دل) لے کر حاضر ہوا''۔

ابنِ قیمؒ لکھتے ہیں کہ قلب کی سلامتی (تندرستی) پانچ چیزوں کے بغیر تکمیل تک نہیں پہنچ سکتی' اور وہ یہ ہیں:

① دل شرک سے محفوظ ہو' کیونکہ شرک توحیدِ الٰہی کے خلاف ہے۔

② سنتِ نبوی ﷺ کے خلاف جتنی بھی بدعات ہیں ان سے محفوظ ہو۔

③ اللہ تعالیٰ نے جو احکام دیئے ہیں ان کے خلاف جو شہواتِ نفس اور خواہشات

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں ان سے محفوظ رہے۔

④ ایسی غفلت سے محفوظ رہے جو دل کو ذکرِ الٰہی سے غافل اور بے خبر کر دے۔

⑤ مجرد توحید پر کاربند رہے اور اس کے خلاف خواہشات و ہوائے نفس سے محفوظ رہے۔ (الجواب الکافی)

اصل بات یہ ہے کہ صحتِ علم سے صحتِ ایمان، صحتِ ایمان سے صحتِ نیت اور صحتِ نیت سے صحتِ عمل مربوط ہے اور قلبِ سلیم ہی ان سب کی صحت و سلامتی کا مرکزی نقطہ ہے۔

امام ابن قیمؒ نے جو بات پانچ نکات میں قلبِ سلیم کے لئے کہی ہے اس کو قرآن حکیم میں تقویٰ کا نام دیا گیا ہے۔ تقویٰ سے مراد ہے "بچنا" گناہ سے پرہیز کرنا، ربِّ کریم کا خوف اپنے دل پر طاری رکھنا۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنے ایک فرمان میں تقویٰ کا مقام دل ہی بتایا ہے وہ حدیث یہ ہے کہ:

"ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، کسی کے سودے پر سودا نہ کرو، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے کی طرف پشت پھیر کر نہ بیٹھو اور دوسرے کو رغبت دلانے کے لئے قیمت نہ بڑھاؤ بلکہ اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ، مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اس پر ظلم نہ کرے، اس کو بے مدد نہ چھوڑے، اس کو ذلیل نہ سمجھے (آپ ﷺ نے سینے کی طرف اشارہ کر کے تین بار فرمایا) تقویٰ اس جگہ ہے، آدمی کے لئے یہی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شر کافی ہے کہ وہ اپنے بھائی کو حقیر سمجھے' مسلمان کی ہر چیز خون' مال' آبرو دوسرے پر حرام ہے''۔ (صحیح مسلم' کتاب البر' باب تحریم ظلم المسلم وخذلہ' رقم الحدیث: ۲۵۶۴)

مومن کا دل گناہ سے بچنے کے لئے کس قدر چوکنا رہتا ہے' اس حدیث میں اس کا ذکر ہے۔

''اَلْمُؤمِنُ يَرَى ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ اَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ وَاِنَّ الْفَاجِرَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلَى اَنْفِهِ فَقَالَ بِهِ هٰكَذَا''۔

(بخاری' کتاب الدعوات' رقم الحدیث: ۵۹۴۹' جامع ترمذی' کتاب صفۃ القیامۃ: ۲۴۹۷)

''مومن گناہوں سے اس طرح ڈرتا ہے گویا کہ وہ کسی پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے اور اسے خطرہ ہے کہ یہ پہاڑ اس کے اوپر ہی نہ آ گرے اور فاسق و فاجر آدمی گناہوں کو اس طرح معمولی سمجھتا ہے جیسے کوئی مکھی اس کی ناک کے پاس سے گزری ہو اور اس نے اسے ہاتھ سے ہٹا دیا''۔

جب انسان کوئی اچھا کام کرتا ہے تو دل اس پر فرحت واطمینان سے بھر جاتا ہے اور جب کوئی غلط کام کرتا ہے تو دل بے چینی کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس دل کی اس کیفیت کا ذکر رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابی وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے فرمایا جب وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے ان سے سوال کیا تھا: کیا تم نیکی کی بابت پوچھنے آئے ہو؟ وابصہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا! جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اَسْتَفْتِ قَلْبَكَ الْبِرُّ مَااَطْمَئَنَّتْ اِلَيْهِ النَّفْسُ وَاطْمَأَنَّ اِلَيْهِ الْقَلْبُ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ وَاِنْ اَفْتَاكَ النَّاسُ وَاَفْتُوْكَ"۔

(مسند امام احمد بن حنبل: ۴/ ۲۲۸' سنن دارمی کتاب البیوع: ۲/ ۲۴۵ ح: ۲۵۳۶ وله شاهد عن احمد ۴/ ۱۹۴)

"اپنے دل سے یہ پوچھو' نیکی وہ ہے جس پر نفس مطمئن ہو اور دل میں کوئی کھٹک نہ ہو اور گناہ وہ ہے جو نفس میں کھٹکے اور دل میں اس کی بابت تردد ہو اگرچہ لوگ تجھے (جواز کا) فتویٰ دیں"۔

نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمِ مَاحَاكَ فِيْ نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يُطَّلَعَ عَلَيْهِ النَّاسِ"۔ (مسلم' کتاب البر والصلة)

"نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے نفس میں کھٹک پیدا کرے اور لوگوں کا اس پر مطلع ہونا تجھے ناگوار گزرے"۔

دل کی سلامتی سے پورا جسم سلامت رہتا ہے اور جسم کی سلامتی کے لئے ممنوعات' مکروہات' اور مشتبہات (مشکوک امور) کا ترک کرنا ضروری ہے' جب دل میں ایسے تمام امور سے شدید نفرت پیدا ہو جائے اور وہ کسی صورت بھی ان کی طرف جھکنا اور ان کے قریب جانا پسند نہ کرے تو دل کی اسی کیفیت کا نام ورع وتقویٰ ہے۔ یعنی مشکوک کاموں کو چھوڑ دینا اور گناہوں سے بچنا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصلح الدین محمد اللاری اس کی تشریح میں لکھتے ہیں: کسی چیز کے ٹھیک ہونے کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ وہ فائدہ مند ہے اور خراب ہونے کا معنی یہ ہے کہ وہ اب فائدہ مند نہیں رہی۔ قلب کی اصلاح یہ ہے کہ اس میں اللہ اور جس سے اللہ محبت رکھتا ہے اس کی محبت کے سوا کچھ نہ ہو۔ جسم کی اصلاح یا ٹھیک ہونا یہ ہے کہ اسے حلال خوراک دی گئی ہو تو وہ پاکیزہ رہے گا۔ اور اس کی پاکیزگی کا اثر قلب پر پڑے گا۔ نتیجتاً نورِ قلب سے جسم بھی منور ہو جائے گا اور اس سے اعمالِ صالحہ کا صدور بھی ہوگا اور اگر جسم کی پرورش حرام سے ہوگی تو وہ شیطان کا گھر بن جائے گا اور پراگندہ ہو جائے گا جس سے قلب سیاہ ہو جائے گا۔ اس سیاہی کا عکس بدن پر پڑے گا تو اس سے گناہ سرزد ہوں گے، جسم کے فساد سے یہاں یہی چیز مراد ہے۔

(شرح اربعین نووی مجلّہ الدعوہ (اسلام آباد۔ اکتوبر ۲۰۰۳ء)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عوام اور مشکوک چیزیں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”یَـاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یُبَالِی الْمَرْءُ مَا اَخَذَ مِنْهُ أَمِنَ الْحَلَالِ اَمْ مِنَ الْحَرَامِ“۔

(بخاری، کتاب البیوع، باب مالم یبال من کسب اعمال:۲۰۵۹)

”لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ آدمی اس بات کی پرواہ نہیں کرے گا کہ جو مال اس کے ہاتھ آجاتا ہے وہ حلال ہے یا حرام“؟

رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان میں جس زمانے کی نشان دہی کی گئی ہے وہ واقعتاً اس وقت آچکا ہے، حرام اور مشکوک اشیاء ہی چاروں طرف نظر آرہی ہیں۔ لوگ بغیر کسی خوف [illegible] کے ان میں گھرے ہوئے ہیں۔ ڈھٹائی کا یہ عالم ہے کہ لوگ قرآن وحدیث ہی کے متن اور مفہوم کو جوڑ توڑ کر حرام کو حلال ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ موسیقی، سود، جھوٹ، بے پردگی، بے حیائی، شراب، رقص وغیرہ۔

ایسے لوگوں کے لئے نبی اکرم ﷺ کی وعید ہے کہ

”بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ یَسْتَحِلُّ الْمَحَارِمَ بِالشُّبُهَاتِ“۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(سنن ترمذی، عن اسماء بنت عمیس، طبرانی عن نعیم، بحوالہ سود اور رشوت: ۲۰)

''لوگوں میں سے بدترین شخص وہ ہے جو شبہات اور حیلوں کے ذریعے حرام کردہ اشیاء کو حلال بنائے''۔

فتنوں کا یہ وہ دور ہے جس میں مکروہات و مشتبہات سے بچنے کے لئے لوگوں سے کٹ جانے کے سوا اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ امام نووی ؒ نے ریاض الصالحین میں باب باندھا ہے:

"بَابُ اسْتِحْبَابُ الْعُزْلَةِ عِنْدَ فَسَادَ النَّاسِ وَالزَّمَانِ اَوِالْخَوْفِ فِیْ فِتْنَةِ فِی الدِّیْنِ وَوَقُوْعٍ فِیْ حَرَامٍ وَشُبُهَاتٍ وَنَحُوْهَا"۔

''لوگوں اور زمانے کے بگاڑ کے وقت یا دین میں فتنے کے خوف سے اور حرام و مشتبہ چیزوں میں مبتلا ہونے کے اندیشے سے گوشہ نشینی کے پسندیدہ ہونے کا بیان''۔

گویا ہمارے محدثین اور فقہائے کرام نے فتنوں اور دین میں بگاڑ نیز حرام و مشتبہ امور میں مبتلا ہوجانے کے وقت جب اور کوئی چارہ کار نہ رہے تو اس کا علاج گوشہ نشینی تجویز کیا ہے۔

اس کی مثال اصحابِ کہف کے عمل سے بھی ملتی ہے، انہوں نے جب اہل کفر و شرک کے سامنے اپنی بے بسی محسوس کی تو گوشہ نشینی کو اختیار کرلیا۔

یوسف علیہ السلام نے جب دیکھا کہ ان کا دین اور ان کی عصمت و عزت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطرے میں ہے تو انہوں نے قید کو اس فتنے اور شر کے مقابلے میں ترجیح دی لیکن المیہ یہ ہے کہ دورِ حاضر میں عوام تو درکنار علماء بھی مکروہات و مشتبہات کو اپناتے جارہے ہیں۔

منیر قمر سیالکوٹی عوام الناس کی حالت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: عوام الناس میں سے کسی کو کوئی مسئلہ درپیش ہو کہ یہ چیز کیسی ہے؟ اس کا کھانا جائز ہے یا حرام؟ اگر ایسی صورت پیش آجائے تو تھوڑا سا غور کرنے کے بعد ''چلو مسئلہ بعد میں دیکھا جائے گا'' کہتے ہوئے وہ چیز کھا نہیں لینا چاہیے اور نہ ہی وہ کام کر گزرنا چاہیے بلکہ ایسے آدمی کے لئے ضروری ہے کہ صاحبِ علم وفضل سے دریافت کرے کہ اللہ اور رسول ﷺ کا اس کے بارے کیا حکم ہے؟ اور پھر جو بات سامنے آئے اس پر عمل کرے حلال ہو تو حلال سمجھے، حرام ہو تو حرام سے بچ جائے۔ کم علمی میں یہی تقویٰ و پرہیز گاری کی علامت ہے کہ مشکوک و مشتبہ امور پر توقف کیا جائے۔

(سود ورشوت: ۲۱)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اضطراری حالت اور مشتبہ امور

اگر اضطراری حالت ہو تو قرآن حکیم کی اس آیت کے مطابق حرام کی اتنی مقدار استعمال کی جا سکتی ہے جس سے جان کو جو خطرہ درپیش ہے وہ ٹل سکے۔

﴿فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ......﴾

لہٰذا جب کوئی مشکل درپیش ہو اور مشتبہ امر کا استعمال کرنا پڑ جائے تو کر لیا جائے گا' بلکہ حرام کے مقابلے میں مشتبہ امر کو اختیار کیا جائے گا کیونکہ اس کے حرام اور حلال کا علم نہ ہونے کی وجہ سے دونوں احتمال موجود ہیں۔ ① شاید وہ حرام ہو ② شاید کہ وہ حلال ہو۔

نیز انسانی زندگی میں مشتبہ امور سے جب ایک انسان کو سابقہ اکثر پڑتا رہے تو اس کے لئے بہترین طریق یہی ہے کہ وہ ان سے توقف کرے۔ یعنی ان کا ارتکاب نہ کرے لیکن زندگی میں جب ایسا موڑ آ جائے کہ مشتبہ امر کو اختیار کئے بغیر چارہ نہ ہو تو پھر اسے اختیار کیا جا سکتا ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فِي كِتَابِهٖ فَهُوَ حَلَالٌ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ، فَاقْبَلُوْا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنَ اللّٰهِ عَافِيَةٍ فَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُنْ يَنْسَىٰ شَيْئًا وَتَلَا: وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا۔"(مریم:۶۴)

''اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں جس کو حلال ٹھہرایا ہے وہ حلال ہے اور جس کو حرام ٹھہرایا ہے وہ حرام ہے اور جن چیزوں کے بارے میں سکوت فرمایا ہے وہ معاف ہیں' لہٰذا اللہ تعالیٰ کی فیاضی کو قبول کرو کیونکہ اللہ سے بھول چوک کا صدور نہیں ہوتا'' اس کے بعد آپ نے سورۂ مریم کی آیت (۶۴) کی تلاوت کی (جس کا ترجمہ یہ ہے کہ) اللہ سے کبھی بھول سرزد نہیں ہوتی''۔

دراصل اس فرمانِ نبوی ﷺ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جس چیز میں یہ اشتباہ موجود نہ ہو کہ وہ حلال ہے یا حرام؟ تو اس کے بارے جو فیصلہ شریعتِ حقہ میں موجود ہے وہی قابلِ عمل اور حرفِ آخر ہے۔ازخود اس میں اشتباہ پیدا کرنا یا اس کو حلال ہونے کی صورت میں حرام سمجھنا پرلے درجے کی حماقت کے ساتھ ایمانی سقم کی علامت ہے،اسے دور کرنا چاہیئے۔

جہاں تک مشتبہات کا تعلق ہے تو یہ حلال وحرام کے علاوہ وہ امور ہیں جن پر حرام کی دلیلیں بھی صادق آتی ہیں اور حرام ہونے کے دلائل بھی منطبق ہوتے ہیں۔ایسے امور کو ترک کر دینے ہی میں دین وعزت کا تحفظ ہے جیسا کہ گزشتہ سطور میں گزر چکا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصۃ الکلام

امام ابوداؤد طیالسی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے پانچ لاکھ احادیثِ رسول ﷺ جمع کیں اور ان میں سے چار ہزار آٹھ سو اپنی کتاب سنن ابی داؤد میں درج کیں لیکن انسان کو اپنے دین کے حوالے سے ان میں سے چار احادیث کافی ہیں:

① "اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ"۔

"اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے"۔

② "مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَالَا یَعْنِیْہِ"۔

"فضول کاموں کو چھوڑ دینا انسان کے اچھا مسلمان ہونے کی علامت ہے"۔

③ "لَا یَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا حَتّٰی یَرْضٰی لِاَخِیْہِ مَا یَرْضٰی لِنَفْسِہٖ"۔

"کوئی مومن صحیح معنوں میں اس وقت تک مومن نہیں بن سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہ چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے"۔

④ "اَلْحَلَالُ بَیِّنٌ وَالْحَرَامُ بَیِّنٌ"۔

"حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے"۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابوداؤد کی مراد یہ ہے کہ مندرجہ بالا چار احادیث میں ایک مسلمان کے تمام امور کا اختصار اور جامعیت سمٹ کر آ گئی ہے۔اس لحاظ سے گویا حدیثِ متذکرہ شرعی احکامات کا خلاصہ ہے۔(واللہ اعلم بالصواب)

"اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ الْھُدٰی وَالْعَفَافَ وَالتُّقٰی"۔ (آمین)

''اے اللہ میں تجھ سے ہدایت' پاکبازی اور تقوے کی مانگ کرتا ہوں''۔

وما توفیقی الا باللہ الیہ توکلت والیہ انیب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماخذ

تفسیر تیسیر القرآن

صحیح بخاری

صحیح مسلم

جامع ترمذی

ریاض الصالحین مطبوعہ دار السلام

المدخل للبیہقی اردو ترجمہ معارفِ اسلامی لاہور

بلوغ المرام

مفردات القرآن از امام راغب اصفہانی

فقہِ عمرؓ از محمد رواس قلعجی

الجواب الکافی از ابنِ قیمؒ

فتاویٰ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

کبیرہ گناہوں کی حقیقت نور اسلام اکیڈمی

سود و رشوت از منیر قمر سیالکوٹی

ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور

ماہنامہ الدعوۃ اسلام آباد

☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی معاشرت

کے اہم انفرادی پہلو

☆ انسان کا مقصد حیات اللہ کی عبادت واطاعت ہے۔لہذا ہر لمحے اس کی عبادت واطاعت کے تقاضے......اطاعت رسول ﷺ کی حدود میں رہ کر کرنا۔

☆ خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت اور محبت کو ہر شعبہ زندگی میں ملحوظ رکھنا۔

☆ اولاد کو اللہ کی خاص نعمت سمجھ کر.........اسلامی اقدار وآداب کے تحت اس کی پرورش کرنا۔

☆ بلوغ کی عمر کو پہنچتے ہی فورا نکاح کا اہتمام کرنا۔

☆ انتخاب زوج کی تلاش میں تقوی کو ترجیح دینا۔

☆ طویل منگنی کی بجائے نکاح اور رخصتی کرنا۔

☆ اشیائے ضرورت میں نبوی معیار کو نمونہ بنانا.........زائد ملے تو اللہ تعالی کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدود میں رہ کر خرچ کرنا۔

☆ اللہ تعالیٰ کے حکم استیذان پر عمل کرنا۔

☆ ستر وحجاب..........اور غض بصر کی پابندی کرنا۔

☆ حقوق لینے کی بجائے دوسروں کے حقوق ادا کرنے میں کوشاں رہنا۔

☆ مرد کا منصب قوام کے تقاضے..........کفالت بہ کسب حلال......

......حفاظت اوامر ونواہی..........اور امارت وخلافت کا علم حاصل کرنا......

......اور ممکنہ حد تک اسے بروئے کار لانا..........

☆ خواتین کا احترام اور وقار برقرار رکھنا۔

☆ عورت کا گھر میں ٹک کر اطاعت قوام (شریعت کی حدود میں رہ کر) کرنا اور نگرانی اطفال کی ذمہ داریاں نبھانا۔

☆ دنیا کی دیگر اقوام کی مسرفانہ زندگی اور تعیش کے بجائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طرز حیات کی پیروی کرنا۔

☆ رفاہ دنیا کے بجائے فلاح آخرت میں ڈوبے رہنا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوگ اور تعزیت

اُمِّ عبدِ مُنیب

www.KitaboSunnat.com

مشربہ علم و حکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور
0321-4609092

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پورا تول

بچوں کے لئے

اُمِّ عبدِ مُنیب

www.KitaboSunnat.com

مشربہ علم و حکمت

ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور

0321-4609092

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہماری مطبوعات

مدح مزمل (مجلد)
مضامینِ مسعود
مدینہ منورہ اسماء اور فضائل
شہادت گہِ الفت میں
لواء الجہاد (مجلد)
وسیع الصفات اللہ (مجلد)
مخلوط تعلیم
لاشوں پر رقص (مجلد)
غیر مسلوں کی مصنوعات اور ہم
صحافت اور اس کی اخلاقی اقدار
حدود کی حکمت، نفاذ، قتلِ غیرت
علیم وخبیر کے نام خطوط
خطوطِ مسعود (اول)
خطوط مریم
میرا مطالعہ
گداگری
بدعت کیا ہے؟
زندہ کا مردہ کے لیے ہدیہ اور قرآن خوانی
پتنگ بازی موسمی تہوار یا؟
رجب کے کونڈے، شبِ معراج
شب برات
ویلنٹائن ڈے
اپریل فول
عید میلاد النبی
مبارک باد کے آداب
سالگرہ
آتش بازی اور لائٹنگ
استخارہ کیوں اور کیسے؟
ماہ ذوالحجہ کے فضائل
لفظ اللہ کا ترجمہ خدا کیوں؟
کافروں کے تہواروں پر ہمارا طرزِ عمل

رشتے کیوں نہیں ملتے
منگنی اور منگیتر
نکاح میں ولی کی حیثیت
لو میرج
بری اور بارات
شادی کی رسومات دعوتیں اور ان میں شرکت
مہر بیوی کا اولین حق
بہو اور داماد پر سسرال کے حقوق
عورت اور میکہ
ساس اور بہو
دیور اور بہنوئی
بیویوں میں عدل
بیویوں کے باہمی تعلقات
مسلمان مرد وعورت کا اہلِ کفر سے نکاح
عورت کا لباس
پردہ اور خاندان
غضِ بصر اور مرد حضرات
پردے کی اوٹ سے
عورتیں اور بازار
حج میں چہرے کا پردہ
صنف مخالف کی مشابہت
حفظِ حیا گفتگو اور تحریر
حفظِ حیا اور محرم رشتہ دار
حفظ حیا اور کنواری لڑکیاں
نسوانی بال اور ان کی آرائش
مخلوط معاشرہ
حفظِ حیا اور ازدواجی زندگی
آواز کا فتنہ
بیوہ کی عدت
سوتیلی ماں اور اولاد
عورت میت کا غسل و تکفین
بچہ گود لینا

عورت اور گھر میں دعوت دین
مطلقہ خواتین اور ان کے مسائل
خطوطِ مسعود
محرم مرد اور ان کی ذمہ داریاں
بدنی طہارت کے مسائل
نیا چاند اور ہماری روایات
روزوں کے مسائل
فطرانہ
سحری افطاری اور افطاریاں
چاندرات
اعتکاف اور خواتین
مبارک باد کے آداب
عید کارڈ
حروف کے درمیان مقابلہ بیت بازی
پیارے نبیؐ کے ردیف صحابہ (ساتھ سوار ہونے والے)
رحمۃ للعالمین کی جانوروں پر شفقت
پورا تول
وہ چاول تھے
تاج پوشی
دو خط
اور شطونگڑا ہار گیا
اوں ھوں
بچے اور کھیل
شہادتین (توحید و رسالت)
شاہی قبا
حدیثِ نبوی کے چند محافظ
ننھے حارث کا خواب
تنّی منّی سوچیں
تنّی منّی سوچیں
ممتا کے بول
شاخِ گل
آہا نکلا چاند

مشربہ علم و حکمت
0321-4609092